عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۸ روپے

جلد ۲۴ | ۲۱ تا ۲۸/ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۴ تا ۳۱/ جنوری ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۴

سیرت صدیق کی ایک جھلک

قرآن کریم اور تذکرۂ انبیاءؑ

گناہوں کی جڑ

قادیانی مذہب اور ظلی حج

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

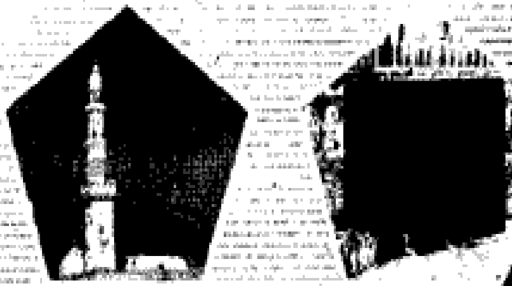

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

مسجد سے قرآن گھر لے جانے کا حکم:

س:...... ہماری مسجد میں ۲۰۰ قرآن ہیں، پڑھنے والے یومیہ صرف ۱۳ آدمی ہوتے ہیں۔ رمضان میں لوگ نئے قرآن لاکر رکھ دیتے ہیں، الماری میں جگہ نہیں ہوتی، لہٰذا پچھلے سال کے قرآن بوری میں ڈال دیتے ہیں تاکہ سمندر میں ڈال دیا جائے، ہر مسجد میں کم و بیش یہی حال ہے۔ قرآن ضرورت سے زائد ہیں۔ ان کو بوری میں ڈالنے کے بجائے اگر لوگوں کے گھروں میں تقسیم کردیئے جائیں تو لوگ منع کرتے ہیں کہ مسجد کا مال آپ گھروں میں کیوں تقسیم کرتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ کیا ہم مسجد سے قرآن اٹھاکر لوگوں میں تقسیم کرسکتے ہیں تاکہ بوری میں ڈالنے اور ضائع ہوجانے سے بچ جائیں؟ جب کہ یہ قرآن مکمل محفوظ ہوتے ہیں؟

ج:...... جو قرآن مجید مسجد کی ضرورت سے زائد ہیں، باہر چھوٹے دیہات میں بھجوادیئے جائیں جہاں قرآن مجید کی کمی ہوتی ہے۔

جھوٹے حلف نامے کا کفارہ:

س:...... ایک مدت سے ذہنی کشمکش میں گرفتار ہوں، آپ سے رہنمائی کا طالب ہوں، قرآن و حدیث کی روشنی میں مجھے میرے مسئلے کا حل بتائیں۔ میرا شمار ماہر ڈاکٹروں میں ہوتا ہے، کچھ عرصے پہلے تک میں دین سے نابلد تھا، تین سال قبل میں ایف آر سی ایس کرنے لندن گیا، وہاں انڈیا سے آئی ہوئی تبلیغی جماعت سے سامنا ہوگیا، اس کے بعد سے میری دنیا بدل گئی۔ حرام، حلال کا ادراک ہوا، آپ کا کالم بڑی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں، پچھلے دنوں حرام کی کمائی کے متعلق آپ کا جواب پڑھا کہ کس طرح گھرانے کا سربراہ اپنے پورے گھر کو حرام کی کمائی کھلا رہا ہے اور آپ نے جس طرح دوراندیشی سے اس کی بیوی کو حل بتایا کہ کسی غیرمسلم سے قرض لے کر گھر چلاؤ۔ میں اسی دن سے سخت مضطرب ہوں، میری کہانی یہ ہے کہ بظاہر اچھے نمبر ہونے کے باوجود جب کراچی میں میڈیکل میں داخلہ نہیں ملا تو میں نے جعلی ڈومیسائل بناکر پنجاب میں ڈاکٹری میں داخلہ لے لیا اور وہاں ہی سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ اب ذہن میں یہ کشمکش ہے کہ چونکہ میں نے ڈومیسائل بنواتے وقت حلف نامہ داخل کیا کہ میں لاہور میں پیدا ہوا ہوں، جوکہ جھوٹا حلف نامہ تھا۔ اس کے بعد مستقل رہائش یعنی پی آر سی بھی میں نے داخل کیا، اس کے لئے بھی جھوٹا حلف نامہ داخل کیا، تیسری غلطی یہ کی کہ جب ڈاکٹری کا فارم بھرا تو اس میں بھی جھوٹے حلف نامے داخل کئے، لاہور کے جھوٹے ایڈریس لکھے، اب آپ مجھے قرآن و حدیث کی روشنی میں آگاہ فرمائیں کہ ڈگری حاصل کرنے کے لئے میں نے حلال اور حرام میں تمیز نہیں کی، جھوٹے حلف نامے داخل کئے، جھوٹ پر مبنی سرٹیفکیٹ (ڈومیسائل اور پی آر سی) جمع کرائے، اگر میں یہ سب کچھ نہ جمع کراتا تو آج ڈاکٹر نہ ہوتا، نہ ہی داخلہ ملتا، اب یہ سب کچھ کرنے کے بعد جو مجھے ڈگری عطا ہوئی ہے، اس کی کیا حیثیت ہے؟ آیا حرام کمائی میں شمار ہوگا یا حلال کمائی کہلائے گی؟ آپ مجھے آگاہ کریں کہ آیا میری کمائی جو ڈاکٹری کے پیشے سے ہوئی ہے وہ حلال ہے یا نہیں؟ اگر حلال نہیں تو میں کچھ اور کام کرکے اپنے اہل و عیال کو حلال کمائی کھلا سکوں۔

ج:...... آپ نے جھوٹے حلف نامے داخل کئے، ان کا آپ پر وبال ہوا، جس سے توبہ لازم ہے، جھوٹی قسم کھانا شدید ترین گناہ ہے، اس کے لئے آپ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑاکر توبہ کریں۔ جہاں تک آپ کی ڈاکٹری کا تعلق ہے، اگر آپ نے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا ہے اور اس میں کوئی گھپلا نہیں کیا اور آپ میں صحیح طور پر ڈاکٹری کی استعداد موجود ہے تو آپ کا یہ ڈاکٹری کا پیشہ جائز ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد:۲۴ شمارہ:۴ ۲۱ تا ۲۷/ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷/جنوری ۲۰۰۵ء

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور راناؒ
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائنر: محمد ارشد مرحوم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
قرآن کریم اور تذکرۂ انبیاء	(مولانا قاضی زاہد الحسینی)	6
گناہوں کی جڑ	(مولانا محمد پرتاب گڑھی)	9
سیرت صدیقؓ کی ایک جھلک	(سید محمد اعجاز ندوی)	13
وہ شخص ہم میں سے نہیں	(احسان الحق)	16
قادیانی مذہب اور نقلی حج	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	18
پاکستان سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		23
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک یا ڈرافٹ "ہفت روزہ ختم نبوت" اکاؤنٹ نمبر 8-383 یا اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان۔ Hazori Bagh Road, Multan. Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust) Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدۂ ختم نبوت اور تکمیل دین

ذی الحجہ کو جس طرح اسلام کے پانچویں رکن اور اہم ترین عبادت حج کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مسلمان ان دنوں سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کی سورۂ فجر میں قسم کھائی ہے اور سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے کہ حج کے مشہور اور معروف مہینہ میں اسی اعتبار سے یوم عرفہ کی اہمیت ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکمیل دین کی آیت اتار کر عقیدۂ ختم نبوت کی مہر کو مضبوط اور موثق کر دیا۔ باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

''آج کے دن ہم نے دین اسلام کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔'' (سورۂ مائدہ:۳)

گویا جو سلسلہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع فرمایا تھا اس کی تکمیل نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر فرما کر اب سلسلہ نبوت ورسالت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اب نہ کسی نئے نبی کی ضرورت رہے گی اور نہ ہی کسی اور شریعت کی۔ کیونکہ کسی چیز کی تکمیل کا معنی یہ ہے کہ اب یہی چیز قیامت تک کار آمد رہے گی۔ گویا اب قیامت تک نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی شریعت کی اور نہ ہی کسی دین کی۔ نبوت ورسالت کے انقطاع کی تصریح تو اللہ تعالیٰ نے پہلی ہی اس آیت میں فرما دی تھی: ''نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے والد بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبوت پر مہر لگانے (یعنی خاتم النبیین) ہیں۔'' (سورۂ احزاب:۴۰)

تکمیل دین کی اس آیت پر اب اس بات کی بھی واضح طور پر نشاندہی کر دی گئی کہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت ورسالت کی ضرورت باقی نہیں رہی بلکہ اب قیامت تک آپ کی نبوت ورسالت ہی رہنمائی اور رشد وہدایت کا ذریعہ ہوگی' اس طرح دین اسلام بھی قیامت تک کے لئے پسندیدہ اور نجات دلانے والا دین ہوگا۔ اس لئے دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا: ''جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرے گا وہ قابل قبول نہیں ہوگا۔''

دین اسلام کی اسی تکمیل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو نعمت اور پسندیدہ قرار دینے کی اہمیت صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہی نہیں تھی بلکہ دور نبوت کے اہل علم یہودی بھی اس کی عظمت اور اہمیت سے واقف تھے۔ اس بنا پر ایک یہودی نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر ہمارے دین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو ''عید'' کا دن قرار دیتے اور قیامت تک اس دن کی خوشیاں مناتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے نزول کے لئے مسلمانوں کا مبارک ترین دن مقرر کیا ہے اور ہم اس دن اپنی سب سے اہم عبادت حج کا اہم رکن ادا کر کے اس کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ یہ آیت یوم عرفہ ۹/ذی الحجہ کو نازل ہوئی اور یوم عرفہ مسلمانوں کے لئے عظمت' نجات اور مغفرت کا دن ہے اور شیطان کے لئے ذلت ورسوائی اور خواری کا دن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر یوم عرفہ کے دن اچانک مسکراہٹ نمودار ہوئی تو اہل سر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دریافت پر فرمایا کہ میں شیطان کو اپنے چہرہ پر مٹی ملتے اور سر پر دو ہتڑ چلاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ واویلا کر رہا ہے کہ ہائے میری برسوں کی محنت چند گھنٹوں میں ضائع ہوگئی اور عرفہ میں پہنچنے والے افراد کی آسانی سے مغفرت ہوگئی۔ اس بنا پر یہ کہنا کہ ہر سال یوم عرفہ مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے اور متوجہ کرتا ہے کہ تکمیل دین اور پسندیدہ دین کے حامل امت مسلمہ اس دین کی پسندیدگی اور نعمت اور تکمیل دین اور اس حج کے اعزاز میں گناہوں کی مغفرت اور حاجی کا بچے

کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہوکر آنا اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کر کے شفاعت کا مستحق بننا۔ حرم بیت اللہ کی ایک ایک نیکی کا ایک ایک لاکھ کے برابر اجر حاصل کرنا۔ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی مسجد نبوی) میں نماز کا ثواب پچاس ہزار گنا حاصل کرنا۔ مزدلفہ کی شب کا شب قدر سے افضل ہونا اور گھر پہنچنے تک دعاؤں کا قبول ہونا' یہ سب مرہون منت ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی کے اور اس اجر و ثواب کے دشمن چاہے عیسائی اور یہودی کی شکل میں ہوں یا کوئی بھی لبادہ اوڑھ کر کسی اور شکل میں وہ امت کو اس اعزاز سے محروم کرنے کے لئے مختلف ڈھونگ رچاتے رہتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب اٹھا تو اس نے شراکت نبوت کا شوشہ چھوڑ کر امت کا رشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑنے کی کوشش کی۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو جہنم رسید کر کے امت کو اس فتنہ سے محفوظ کیا۔ ہر دور میں دجال و کذاب اسلام اور بزرگی کا لبادہ اوڑھ کر امت کو گمراہ کرنے کے درپے ہوئے مگر امت کے علماء' صلحاء' و مشائخ اور اہل دین نے ان کے منصوبوں کو ناکام بنایا تو انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے ظلی' بروزی اور مسیح موعود کا لبادہ اوڑھا اور انگریز حکومت کو ظل خداوندی اور اللہ کا نور قرار دے کر ایک طرف جہاد کو منسوخ کیا اور دوسری طرف حج کی منسوخی کا اعلان کر کے قادیان کی زیارت کو حج قرار دیا تو علماء کرام حضرت مولانا عبداللہ لدھیانوی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور علماء دیوبند حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ اور علماء بریلوی اور مسلک اہل حدیث کے اہل علم مشترکہ طور پر میدان عمل میں اترے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے ساتھ تکمیل دین اور پسندیدہ دین اور نعمت دین کو ختم کرنے کی اس سازش کو ناکام بنایا اور الحمدللہ آج امت کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہ کر عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کا عملی اظہار کر رہے ہیں اور ہر سال بیس لاکھ سے زائد مسلمان ''لبیک اللھم لبیک'' کی صدائیں بلند کرتے ہوئے میدان عرفات میں تکمیل دین اور انعامات دین کا مشاہدہ کرتے ہوئے پوری دنیا کے سامنے واضح ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ ہر سال یوم عرفہ جھوٹے مدعیان نبوت کے چہرہ پر کالک پھیرتا ہوا اعلان کرے گا کہ نجات کا راستہ صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستگی میں ہے اور ہر جھوٹا مدعی نبوت' مدعی مہدی' مدعی مسیح موعود چاہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہو یا یوسف کذاب ملعون' گوہر شاہی' سلمان رشدی' عتیق الرحمن اور اس کی ذریت و مرزا بشیر الدین محمود' مرزا ناصر' مرزا مسرور کی شکل میں ہو وہ کذاب اور دجال کی فہرست میں تو ہوسکتا ہے کسی مصلح امت کی حیثیت سے نہیں۔ یہ ختم نبوت کا پیغام ہے اور یہی یوم عرفہ کا پیغام اور اس عقیدہ کے ساتھ حج کی برکات اور اعزاز و انعامات سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت نہ ہو تو نہ نمازیں مقبول ہیں' نہ حج اور روزے اور نہ لمبی لمبی نوافل اور تہجد۔ گھر سے بیت اللہ کے لئے عازم سفر ہونا' بیت اللہ کا طواف' میدان عرفات کی آہ و زاری' مزدلفہ کی شب بیداری' شیطان پر کنکریاں برسانا اور طواف زیارت کے ذریعہ حج کی فضیلتوں کا حاصل کرنا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا صدقہ ہے اور اسی صدقہ اور وسیلہ سے محروم کرنے کے لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک مصروف عمل ہیں لیکن امت مسلمہ نے ہمیشہ ان کوششوں کو ناکام بنایا ہے اور آئندہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر رکن اور ہر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے باغیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں سے امت کو بچانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔

(ادارہ)

قرآن کریم اور تذکرۂ انبیاءؑ

مولانا قاضی زاہد الحسینی

اسلام کا مایہ ناز خصوصی عقیدہ یہ بھی ہے کہ اسلام سب انبیأ علیہم السلام کی صداقت کا یقین دلاتا ہے۔ اسلام ایسے کسی انسان کو قبول نہیں کرتا جو کسی بھی ایک سچے رسول علیہ السلام کا انکار کردے۔ چنانچہ اسلام کی بنیادی دفعات میں ہے: "فامنوا باللہ ورسلہ" (پ:۳) اسی کی تشریح میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان تومن باللہ ورسولہ" اس لئے اجمالی طور پر ان سب رسولوں پر ایمان لانا ازروئے عقائد اسلامیہ ضروری و لازمی ہے، مگر قرآن کریم میں پچیس انبیأ علیہم السلام کے نام خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمائے گئے ہیں اور ان میں سے اٹھارہ انبیأ علیہم السلام کی اقتدا کا صریح حکم بیان فرمایا ہے:

"اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے دی ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے مقابل، درجے بلند کرتے ہیں ہم جس کو چاہیں، تیرا رب تدبیر والا ہے خبردار اور اس کو بخشا ہم نے اسحاق اور یعقوب سب کو ہدایت دی اور نوح کو ہدایت دی ان سے پہلے اور اس کی اولاد میں داؤد اور سلیمان کو اور ایوب اور یوسف کو اور موسیٰ و ہارون کو اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیک کام والوں کو اور زکریا اور یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کو، ہر ایک کو ان میں سے شمار کیا نیک بختوں میں اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور سب کو ہم نے بزرگی دی، سارے جہان والوں پر، یہی وہ لوگ تھے جن کو ہدایت دی اللہ تعالیٰ نے سو تو چل ان کی راہ۔" (الانعام)

اور دوسرے سات یعنی آدمؑ ادریسؑ شعیبؑ صالحؑ ہودؑ ذوالکفلؑ محمد علیہم السلام ہیں۔ اسی کی تفسیر میں علمائے کرام نے فرمایا ہے:

پس یہ پچیس رسول علیہم السلام ایسے ہیں کہ ان پر تفصیلی طور سے ایمان لانا ضروری ہے۔ (جمل علی الجلالین)

علامہ شیخ احمد سجاعی مصری نے نظم میں فرمایا:

لقد اوجبوا عرفان رسل مفصلا
علیهم سلام بالصلوٰۃ مصحوب
وهم ادم نوح و ادریس ابراهیم
کذالک اسماعیل' اسحاق' یعقوب
ویوسف لوط هود اسلم صالح
شعیب و موسیٰ ثم هارون محبوب
وداؤد فاحفظ ثم یسین مطلوب

ان انبیأ علیہم السلام کے مختصر سے حالات علامہ شیخ احمد سجاعی نے ایک رسالے میں بیان فرمائے ہیں۔ اس کا بھی اختصار درج کیا جاتا ہے تاکہ کم از کم حالات جاننے میں آسانی ہو۔

آدم علیہ السلام:

سب سے پہلے رسول ہیں، یہ لفظ (آدم) ادمۃ سے مشتق ہے معنی گندم گوں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ تاریخ کی کتابوں میں آپ کی عمر ایک ہزار سال لکھی ہوئی ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کی عمر ۹۶۰ سال تھی۔

نوح علیہ السلام:

آپ کا نام عبدالغفار تھا۔ آپؑ حضرت آدم علیہ السلام سے گیارہ سو سال بعد پیدا ہوئے۔ کرمانی نے کہا ہے کہ اس لفظ کا معنی سریانی زبان میں ٹھہرا ہوا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ آپؑ بہت زیادہ رویا کرتے تھے، اس کی مناسبت سے آپؑ کو نوح کہا گیا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے دربار رسالتؐ میں عرض کیا کہ سب سے پہلے کون سا نبی ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام۔ پھر ابوذرؓ نے عرض کیا: ان کے بعد کون سا نبی گزرا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نوح علیہ السلام اور ان دونوں کے درمیان دس قرن کا زمانہ ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ گزرا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام جب چالیس سال کے

تھے تو آپؑ کو نبوت ملی تھی۔ آپؑ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال تک رہے۔ قوم نے بہت ہی کم ہدایت قبول کی' اس لئے ان پر عالم گیر طوفان آیا۔ آپؑ طوفان کے بعد بھی ساٹھ سال تک زندہ رہے۔ (حاکم)

حضرت ادریس علیہ السلام:

یہ لفظ (ادریس) سریانی ہے اور بعض نے کہا عربی ہے اور درس سے مشتق ہے' جس کے معنی پڑھنا ہے' چونکہ آپؑ کلام ربانی کو بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے' اس لئے ادریس نام ہوا۔ قرآن کریم کی ایک آیت ورفعناه مکانا علیا سے علمائے کرام نے استنباط کیا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام بھی اس جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں' اس لئے کہ یہ ارشاد اور کسی دوسرے نبی کے حق میں نہیں ہوا۔ ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ جب آپ کو آسمان پر اٹھایا گیا تو اس وقت آپ کی عمر ساڑھے تین سو سال تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

یہ لفظ (ابراہیم) سریانی ہے' جس کے معنی اب رحیم یعنی مہربان اور شفیق باپ کے ہیں' یا عربی ہے' برہم سے مشتق' ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آپؑ کے اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار سال اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس قرن تھے۔ ابن اثیرؒ نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور آپؑ کے درمیان ایک ہزار دو سو بیالیس سال کا عرصہ تھا' آپ ایک سو پچھتر سال زندہ رہے اور بعض نے دو سو سال عمر بتائی ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام:

آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ آپؑ ایک سو تیس سال یا ایک سو پینتیس سال زندہ رہے۔ آپؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہاتھ بٹایا تھا۔ آپؑ کی نسل سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جو محمد اور احمد کے پیارے ناموں سے مشہور ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلائی' مگر قرآن کریم میں اس کے خلاف ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ جلال محلی نے شرح جمع الجوامع میں کہا ہے کہ چھری چلانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فدیناه بذبح عظیم کے ارشاد میں اس امر کو بیان فرمایا کہ اب آپ ذبح کا ارادہ بھی نہ کریں۔

علامہ خطیب شربینی نے کہا ہے کہ ذبح کے لئے چھری کے چلانے کا قصہ جاہل خطیبوں کا من گھڑت افسانہ ہے اور علمی غور کے بعد یہ معتزلہ کا مسلک معلوم ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام:

آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہیں' ایک سو چالیس سال زندہ رہے۔ آپؑ کا نام قرآن کریم میں اسرائیل بھی ہے' اس لئے بنی اسرائیل آپؑ کی اولاد کو کہا گیا۔

نوٹ: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عیسیٰ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے دو دو نام قرآن شریف میں آئے ہیں یعنی احمد اور مسیح اور اسرائیل۔

حضرت یوسف علیہ السلام:

آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کی زندگی کا اکثر حصہ موجود ہے۔ آپ مصر میں بنی اسرائیل کی حکومت کے بانی تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور بعض نے کہا کہ حضرت سارہ کے بھائی تھے۔

حضرت ھود علیہ السلام:

حضرت کعب احبارؒ نے کہا ہے کہ حضرت نوح اور حضرت ھود علیہم السلام حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ آپؑ چار سو چونسٹھ سال زندہ رہے۔

حضرت صالح علیہ السلام:

حضرت ھود علیہ السلام کے ایک سو سال بعد آپؑ پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر دو سو اسی سال تھی۔ امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ آپؑ نے بیس سال اپنی قوم کو تبلیغ کی (اور قوم کی تباہی کے بعد مکہ میں قیام پذیر ہوگئے اور آخر میں وہیں وصال فرمایا) امام سیوطیؒ نے اتقان میں فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان صرف حضرت ھود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہم السلام تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام:

ابن اسحاقؒ نے کہا ہے کہ آپؑ میکائیل کے بیٹے تھے اور امام نوویؒ نے ان کا شجرۂ نسب حضرت ابراہیم سے ملاتے ہوئے فرمایا ہے: میکائیل بن یشجن بن مدین بن ابراہیم علیہ السلام۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

آپ عمران کے بیٹے تھے' چونکہ آپؑ کو پودوں اور دریا کے درمیان چھپا دیا گیا تھا اور قبطی زبان میں پانی کو مو اور پودوں کو سا کہتے ہیں' اس لئے آپ کا نام موسیٰ ہوا۔ آپؑ کی عمر ایک سو اکیس' بیس سال تھی۔

حضرت ہارون علیہ السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے اور بعض نے کہا کہ سوتیلے بھائی تھے۔ آپؑ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قد میں لمبے تھے۔ آپؑ فصیح تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے فوت ہوگئے۔ ہارون کے معنی عبرانی زبان میں محبت کے ہیں' جیسا کہ حدیث اسراء میں ہے کہ آپؑ نے

جب جبرئیل علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبرئیل نے فرمایا: محب ہے۔

حضرت داود علیہ السلام:

آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو انہتر سال بعد پیدا ہوئے۔ آپؑ کی عمر صرف ایک سو سال تھی۔ قرآن کریم نے صرف آپؑ کے متعلق: "یا داود انا جعلنک خلیفة فی الارض" بیان فرمایا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام:

آپ حضرت داود علیہ السلام کے بیٹے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سات سو سال پہلے پیدا ہوئے۔ بڑے خوبصورت اور متواضع تھے۔ بچپن کے باوجود ان کے والد حضرت داود علیہ السلام ان سے بعض امور میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں بھی اس طرف اشارہ موجود ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام:

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ آپؑ بنی اسرائیل میں سے تھے اور آپ کے والد کا نام ابیض تھا۔ مشہور مؤرخ اور محدث ابن عساکرؒ کا بیان ہے کہ آپؑ کی والدہ ماجدہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں اور آپؑ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لا چکے تھے' تو اس بیان کے مطابق آپؑ کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوا۔

ابن ابی خیثمہ کا بیان ہے کہ آپؑ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد گزرے ہیں۔ طبرانی نے کہا ہے کہ آپ کی عمر ترینسٹھ سال تھی۔

حضرت ذوالکفل علیہ السلام:

اس نام کی تعیین شخصی میں بہت سے اقوال ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱:......حضرت ایوبؑ کے بیٹے تھے' آپؑ کے دس سال بعد نبوت سے مشرف ہوئے۔

۲:......حضرت الیاسؑ کا دوسرا نام ہے۔

۳:......حضرت زکریا کا دوسرا نام ہے۔

۴:......الیسع کا نام ہے۔

۵:......یوشع بن نون کا نام ہے۔

۶:......مستقل اور علیحدہ نبی تھے۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ آپؑ نبی نہ تھے۔ حضرت الیسع کے خلیفہ تھے۔

حضرت یونس علیہ السلام:

آپ متی کے بیٹے ہیں۔ عبدالرزاقؒ نے کہا کہ یہ آپ کی والدہ کا نام ہے' مگر علامہ ابن حجرؒ نے اس کی تردید کرتے ہوئے حدیث سے ثابت کیا ہے کہ یہ آپؑ کے والد کا نام ہے۔ آپؑ شاہان فارس کے زمانے میں ہوئے ہیں۔

حضرت الیاس علیہ السلام:

آپؑ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ بعض نے الیاس اور الیاسین کو ایک ہی قرار دیا ہے۔

حضرت الیسع علیہ السلام:

(الیسع) یہ بھی غیر عربی لفظ ہے۔ آپؑ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپؑ کی عمر ۹۹ سال تھی' بعض نے ایک سو بیس سال بھی بتائی ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام:

آپ حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ پہلے پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

(عیسیٰ) عربی یا سریانی لفظ ہے۔ آپ حضرت مریم بنت عمران کے بیٹے ہیں۔ بلا باپ محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے انیس سو پچیس سال بعد اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے چھ سو بیس سال پہلے تشریف لائے۔ آپؑ کا حمل' آپؑ کی ولادت بہت تھوڑی سی دیر میں ہوا تھا (جس پر کہ حرف فا جو کہ تعقیب' بلا مہلت کے لئے وضع ہے' دلالت کر رہا ہے) قرآن کریم میں فرمایا: "فحملته فانتبذت به مکانا قصیا فاجاءها المخاض الی جذع النخلة ...... فاتت به قومها تحمله."

اور اگر حمل معتاد و متعارف ہوتا تو یہود حمل کے وقت بھی اعتراض کر دیتے۔ آپؑ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور اب قریب قیامت نزول فرمائیں گے اور چالیس سال زمین پر قیام فرمانے کے بعد انتقال فرمائیں گے اور روضہ مطہرہ میں جو قبر چہارم کی جگہ خالی ہے وہاں تدفین عمل میں آئے گی۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ سن ایک' عام الفیل بروز پیر نو یا بارہ ربیع الاول تشریف لائے۔ چالیس سال کی عمر میں بروز پیر نبوت کاملہ سے سرفراز فرما دیئے گئے۔ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال رہے۔ ربیع الاول ہی کے مہینے میں مدینے کو ہجرت فرما گئے اور بارہ ربیع الاول سن گیارہ ہجری بروز پیر دس بجے دن کے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

بعض علمائے کرام نے انبیائے کرام علیہم السلام کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی ہے مگر قرآن کریم کی رو سے اس پر اجمالی ایمان ہی بہتر ہے کہ جتنے بھی رسول اور نبی علیہم السلام تشریف لائے سب پر ہمیں ایمان ہے۔

☆☆......☆☆

گناہوں کی جڑ

مولانا محمد احمد پرتاپگڑھی

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ غفلت ام الامراض ہے۔ سارے گناہوں کی جڑ یہی غفلت ہے۔ جب انسان غافل ہوجاتا ہے تو اس کے قلب کے اندر امراض نفسانی پیدا ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے وہ قلب غافل ہوجاتا ہے۔ آپ سمجھ لیجئے کہ یہ بہت بڑا نقصان ہے۔

اس لئے ہماری زندگی کے ہر شعبے سے متعلق شرعی احکام ومسائل ہیں اگر مسائل معلوم ہوں تو اس پر عمل کریں جو اہل علم ہیں وہ خود کتابوں کی طرف ہر معاملے میں رجوع کریں اور جو اہل علم نہیں وہ علماء سے استفسار کر کے شریعت کے مطابق عمل پیرا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''سو اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو۔''

ہم آزاد نہیں ہیں بلکہ ہم غلام اور محکوم ہیں۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہر کام کرنا ہے۔ خواہ تجارت ہو خواہ ملازمت ہو خواہ کوئی کاروبار ہو سب اللہ کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہوں۔ اللہ والے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں لرزتے اور کانپتے ہیں کہ کوئی کام اللہ کی مرضی کے خلاف نہ ہوجائے آنکھ اللہ کی مرضی کے خلاف نہ اٹھے پاؤں اللہ کی مرضی کے خلاف نہ چلیں ہاتھ اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں زبان اللہ کی مرضی کے خلاف نہ بولے دماغ اللہ کی مرضی کے خلاف نہ سوچے ان کو ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہوجائیں یہ ان کے تقویٰ اور اخلاص کی علامت ہے۔ اسی کو کہا گیا ہے کہ والمخلصون علی خطر عظیم۔

ایک بزرگ تھے جو بوڑھے ہوچکے تھے۔ ان کے ساتھ کچھ مرید بھی تھے راستے میں ایک درخت ملا جب وہ بزرگ اس درخت کے قریب پہنچے تو سردی کا زمانہ ہونے کے باوجود ان کو پسینہ جاری ہوگیا اور غش کھا کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی یہ حالت کیوں ہوگئی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے متعلق نہ پوچھو اصرار کرنے پر بتایا کہ جوانی کے زمانے میں اس مقام پر اسی درخت کے نیچے مجھ سے ایک گناہ صادر ہوگیا تھا جو بڑھاپے میں یہاں پہنچ کر یاد آ گیا اس لئے خوف سے میری یہ کیفیت ہوگئی۔

گناہ سنکھیا (زہر) سے زیادہ مضر ہے سنکھیا سے تو جان چلی جاتی ہے جسم مردہ ہوجاتا ہے مگر گناہ سے تو دل مردہ ہوجاتا ہے جو جسم کی موت سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

آپ کو معلوم ہے کہ دل کو زندہ کرنے کی کیا صورت ہے؟ تو سنئے! دل کو زندہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کیا جائے اور موت کو یاد کیا جائے۔ اللہ کا ذکر دل کی دوا اور روح کی شفا ہے۔ پس ہم کو چاہئے کہ ذکر وفکر میں مشغول ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ اوامر کا امتثال اور معاصی و منکرات سے اجتناب کریں۔ زیادہ اہتمام منکرات سے بچنے کا کریں اس لئے کہ معروف پر عمل کرنا تو آسان ہے مگر منکرات سے اجتناب دشوار ہے۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے صاحبزادے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ معروف پر عمل کرنا تو بہت آسان ہے لیکن منکرات سے بچنا بہت دشوار ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ صدیق کا مقام ہے۔ سنئے صدیقین کا مقام انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے اونچا مقام ہے۔ شہدا اور صالحین کا درجہ ان کے بعد ہے مقام صدیقیت نبوت کا پرتو اور ظل ہے۔ صدیق قدم نبوت پر ہوتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اس کو ایک مثال سے واضح فرمایا ہے کہ جس طرح شاہی دعوت میں وزراء امراء اور خواص مدعو ہوتے ہیں اور ان کے لئے انواع و اقسام کے کھانے تیار کئے جاتے ہیں اور جب دسترخوان لگایا جاتا ہے اور مدعو حضرات کھا کر اٹھ جاتے ہیں تو جو کچھ کھانا بچا رہتا ہے وہ پرچے وغیرہ کھاتے ہیں۔ پس کھانا تو وہی رہتا ہے جو امراء وزراء کھاتے ہیں لیکن دونوں میں

فرق یہ ہوتا ہے کہ اول کھانے والے مقصود بالذات ہوتے ہیں اور بعد میں کھانے والے ان کے طفیلی ہوتے ہیں۔ اسی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے جو خوان چنا جاتا ہے ان کے طفیلی صدیقین ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مقام کو سمجھانے کے لئے اس سے اچھی مثال نہیں ہوسکتی۔ اسی ضمن میں اتنی بات اور سمجھ لیجئے کہ شہداء کا مقام اگرچہ بہت ارفع واعلیٰ ہے مگر صدیقین کا مقام ان سے بھی بڑھ کر اس لئے ہے کہ کار نبوت کو انجام دینے والے اور اس کو قیامت تک باقی رکھنے والے صدیقین ہی ہوتے ہیں۔ اگر سب لوگ شہید ہی ہوجاتے تو کار نبوت ختم ہوجاتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے لے کر اب تک دین جو باقی ہے وہ انہی نائبین کے ذریعے سے باقی ہے۔ شہداء تو ایک وار میں شہید ہوجاتے ہیں اور ان حضرات پر زندگی بھر نامعلوم کتنے آرے چلائے جاتے ہیں اور کس قدر مصائب و آلام آتے ہیں اور یہ حضرات دین کے لئے سینہ سپر رہتے ہیں اور سب آلام ومصائب کو برداشت کرتے ہوئے دین کی گاڑی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اسی کو میں نے اپنے اس شعر میں کہا ہے:

کمال عشق تو مر مر کے جینا ہے نہ مرجانا
ابھی اس راز سے واقف نہیں ہیں ہائے پروانے

اس راز کو اللہ والے ہی سمجھتے ہیں اور حق تعالیٰ ان کی رہبری فرماتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ جو اکابر اولیاء میں سے ہیں ان کا واقعہ کتابوں میں درج ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دل میں اچانک یہ خیال آیا کہ فلاں جگہ جہاد ہورہا ہے چلو اس میں شریک ہوکر شہید ہوجائیں اور یہ خیال بار بار آنے لگا تو حضرت جنیدؒ نے اس پر غور کیا کہ آخر آج یہ خیال بار بار کیوں آرہا ہے؟ تو اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں ڈالی کہ یہ نفس روز روز کے مجاہدے سے گھبرا گیا ہے اس لئے چاہتا ہے کہ جہاد میں جاکر قتل ہوجائیں تاکہ روز کی ریاضت ومجاہدے سے نجات پاجائیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے نفس کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تیری چال سمجھ گیا تو مجاہدے سے گھبرا کر یہ خواہش کررہا ہے کہ اس قید وبند کی مشقت سے تو یہی اچھا ہے کہ ایک بار جان چلی جائے چل کر شہید ہوجائیں کسی طرح ان مجاہدات سے تو چھٹکارا مل جائے گا تو میں تیری یہ خواہش ہرگز پوری نہیں کروں گا اور اسی حجرے میں تجھ کو رکھوں گا اور یہیں تیری موت آئے گی۔

واقعی حقیقی علم یہی ہے کہ آدمی اپنے نفس کے مکروں سے واقف ہوجائے۔ جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوگا آدمی کمال کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ ناتمام علم کی وجہ سے دعویٰ وپندار میں مبتلا ہوجائے گا جو سخت مضر چیز ہے۔ اس موقع پر اپنا ہی ایک شعر یاد آیا ہے جس میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے:

ابھی واقف نہیں تو نفس وشیطان کے مکائد سے
مگر افسوس کرتا ہے تو دعوائے ہمہ دانی

غرض علم کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے اور ہم کو یہ معلوم ہوجائے کہ کیا چیز جائز ہے اور کیا ناجائز ہے اور کیا حلال ہے اور کیا حرام تاکہ ہم جائز اور حلال کو اختیار کریں اور ناجائز اور حرام سے بچیں اور دوسروں کو بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں یعنی اچھی باتوں کا حکم کریں اور بری باتوں سے منع کریں۔ یہ بھی عالم دین کا ایک وظیفہ ہے۔ اگر اس میں کوتاہی کرے گا تب بھی حق تعالیٰ شانہ ناراض ہوں گے۔

ایک بستی تھی جس میں اسی ہزار آدمی بستے تھے اس میں ایک عابد وزاہد بھی تھا جو دن کو روزے رکھتا تھا رات کو شب بیداری کرتا تھا بستی کے اور لوگ نافرمان تھے۔ اللہ کی مرضی کے خلاف کام کرتے تھے مگر وہ عابد ان لوگوں سے ملا جلا رہتا تھا ان کے اعمال کو دیکھ کر بھی اس کے چہرے پر تغیر نہیں آتا تھا اور نہ ان سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتا تھا بلکہ ان لوگوں کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سب کچھ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس بستی کو الٹ دو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! اس میں تیرا ایک بندہ ایسا ہے جو بڑا عابد وزاہد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں تم اس بستی کو الٹ دو اور پہلے اسی عابد سے شروع کرو اس لئے کہ یہ نافرمانوں سے ملا جلا رہتا ہے ان سے محبت رکھتا ہے اس لئے یہ بھی ان ہی لوگوں کی طرح مجرم ہے۔ ان سے نفرت نہیں کرتا لہٰذا وہ بھی سزا کا مستحق ہے۔ چنانچہ وہ بستی الٹ دی گئی اور سب لوگ ہلاک اور تباہ ہوگئے۔ ہم لوگوں کو ایسے واقعات سے عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے اس کی اصلاح کردے اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو اپنی زبان سے اس پر نکیر کرے اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور نفرت کرے اور یہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہ جاتا۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص منکرات کو قلب سے بھی برا نہ جانے اور اس سے دلی نفرت نہ رکھے تو اس کو اب اپنے ایمان ہی کی خیر منانی چاہئے۔ مومن کی

شان سے یہ بات بہت ہی بعید ہے کہ وہ منکرات کو دل سے بھی برا نہ جانے' اتنا تو اسے کرنا ہی چاہئے۔

آج ایسا معاملہ ہوگیا ہے کہ ہم گناہ کرتے ہیں اور ہمارے سامنے گناہ کئے جاتے ہیں مگر ہمارے دلوں میں ذرا بھی اثر نہیں ہوتا' حالانکہ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ بہترین اعمال میں سے ہیں۔

تو بھائی ہماری یہ زندگی جو ہم من مانی گزار رہے ہیں' یہ کامیاب زندگی نہیں ہے' جب ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں گے تب کامیاب زندگی نصیب ہوگی' جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے۔''

یہ اس لئے فرمایا کہ جو بندہ اپنی مرضی و خواہش کے مطابق چل رہا ہے اور من مانی زندگی گزار رہا ہے تو اپنی خواہش ہی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے' بات یہ ہے کہ اپنے نفس سے محبت ہے' اپنی ہوا (خواہش و مرضی) سے محبت ہے اور اپنے خالق و مالک سے محبت نہیں' اس لئے یہ سب باتیں ہیں۔ اگر محبت کی حقیقت ہم جان لیں تو اپنی من مانی چھوڑ دیں۔

سمجھتا ہے کہ کیوں جاتی نہیں ہے تیری من مانی
محبت کی حقیقت ہی ابھی تو نے نہیں جانی

چنانچہ آج کل دیکھ لیجئے کہ لوگ دعویٰ تو محبت کا خوب کرتے ہیں مگر محبت کی حقیقت نہیں جانتے۔ محبت تو فنافی المحبوب کا نام ہے' یعنی محبوب کی مرضی کو ہر وقت ملحوظ رکھیں' اس کو ''فنافی المحبوب'' کہتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ جو زبردست عالم اور اللہ کے بہت بڑے ولی تھے' وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک ہاتھ میں اللہ کی کتاب ہو اور دوسرے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو۔ ان دونوں کی روشنی میں بندہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں: ''الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق'' (اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے اتنے راستے ہیں جتنی کہ مخلوق کی سانسیں ہیں) مگر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے سارے دروازے بند کردیئے گئے ہیں' صرف ایک دروازہ کھلا ہے اور وہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے' یعنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے گا وہی خدا تک پہنچے گا اور اسی کو حیات طیبہ نصیب ہوگی۔

اتباع سید کونین ہر ہر بات میں
ہے اسی پر زندگی والوں کے جینے کا مدار

پس اگر ہم علم اس لئے حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مرضی معلوم کرکے اس کا اتباع کریں تو اس اعتبار سے علم کا بہت بڑا مقام ہے اور ایسے ہی عالم کی اس آیت میں مدح کی گئی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر نہیں' یعنی عالم و جاہل میں بڑا فرق ہے۔ عالم کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے اندر خوف وخشیت ہو' روز قیامت اور وہاں کی پیشی سے ڈرتا اور لرزتا ہو' جس کو جتنا زیادہ علم ہوگا اسی قدر اس کے اندر خوف وخشیت کا ظہور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ کے بندوں میں علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔''

☆☆..........☆☆

۳۰۳ قادیانی جاسوسوں کے قادیان سے پاکستان آنے کی روک تھام کی جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک دشمن قادیانی جماعت چناب نگر کے ۳۰۳ جاسوسوں کے قادیان سے پاکستان آنے پر پابندی لگائی جائے اور ان کی پاکستان آمد کی روک تھام کی جائے۔ چونکہ کچھ عرصہ قبل پنڈی بھٹیاں کے قصبہ رسول پور تارڑ سے گرفتار ہونے والے دہشت گرد قادیانی غیر مسلم مبشر کو قرار واقعی سزا دلائی جائے یہ قادیانی را کے لئے کام کرتا تھا اور آٹھ سال سے بھارتی ایجنسی را کا ایجنٹ تھا جبکہ قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کی قائل ہے اور ۱۹۴۷ء میں گورداسپور کا ضلع ان کی سازش سے دوبارہ بھارت میں شامل کیا گیا تھا۔

دعائے مغفرت

اوکاڑہ...... جمعیت علمائے اسلام کے صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہر دل عزیز شخصیت مولانا قاری غلام محمد انور کے والد گزشتہ دنوں فجر کی نماز کے بعد حاجی نذیر احمد امیر تبلیغی جماعت انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں دینی' سیاسی' جماعتی' تجارتی شخصیات اور عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا قاری الیاس' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مفتی غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالاحد' مولانا سید امیر حسن گیلانی سمیت کئی علماء نے مرحوم کی رحلت پر اظہار افسوس کیا۔ مرحوم کی پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ علماء وقارئین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا فرمائیں۔

Adarts-HMD/CAR-13/96

سیرت صدیق رضی کی ایک جھلک

ڈاکٹر سید محمد اجتباء ندوی

تاریخ اسلام سیرت و اخلاق کے نمونوں اور تواضع و انکساری اور خدمت خلق کے شاندار کارناموں کا ایک انمول خزانہ ہے' جس کی مثال انسانی تاریخ میں ملنا مشکل ہے' اکا دکا واقعات سے تاریخ نہیں بنتی' مگر ہماری تاریخ ان شاہکار نمونوں سے مالا مال ہے اور ان نمونوں سے تاریخ و سیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

ہم اپنے اس مضمون میں اس کا نہ احاطہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کا پورا حق ادا کر پائیں گے' لیکن کچھ قابل فخر اور سبق آموز واقعات سے اپنے ایمان کو تازہ اور اپنی اسلامی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لئے قوت' توانائی اور ہمت و حوصلہ حاصل کر سکیں گے۔

تو پھر آیئے! مدرسہ نبوت کے وفا شعار اور ہونہار پہلے طالب علم' صحبت نبویؐ کے شاہکار' مخلص رفیق غار' دعوت اسلام کے جاں نثار فدائی' تبلیغ اسلام کے ہر ہر قدم کے ساتھی' مزاج نبوت کے شناسا' احکام شریعت کے تحفظ و نفاذ کے لئے سب کچھ قربان اور خون کا آخری قطرہ بہا دینے کے لئے ہمہ وقت تیار' ورثہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے سہارا اور اس کی ڈگمگاتی کشتی کے ناخدا' جنہوں نے اپنے علم و بردباری' تدبر و حسن انتظام سے صرف دو سال کی قلیل مدت میں ناقابل یقین کامیابیاں حاصل کر کے ایک عظیم الشان' مستحکم' مضبوط' مثالی و تاریخ ساز دور کا آغاز کیا' جس کے ذریعے انسانیت کو عرصہ دراز تک سکھ و چین' آرام و عافیت اور اطمینان و خوشحالی عطا ہوئی' یہ اولین خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے' جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت دی' اس نے سوچا اور غور کیا' سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ انہوں نے بلا جھجک و تردد میری دعوت پر لبیک کہا۔

مزید فرمایا: کوئی ایسا نہیں کہ جس نے ہم پر کوئی احسان کیا ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ چکا دیا ہو' سوائے ابوبکر کے کہ ان کا ہم پر بڑا احسان ہے' اس کا صلہ خدائے عز و جل ہی دے گا۔

بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا جن لوگوں نے دیکھا وہ جانتے تھے کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بے حد نرم دل' نرم مزاج' رقیق القلب' معمولی واقعہ اور حادثہ پر ان کی پلکیں بھیگ جاتی تھیں مگر آیئے ان کی شخصیت کا ایک دوسرا رخ بھی ملاحظہ کیجئے جس نے ہماری تاریخ کو چار چاند لگا دیئے۔

آپ مدینہ منورہ کی اپنی قیام گاہ میں ہیں' اچانک خبر ملتی ہے کہ ان کی زندگی کی سب سے محبوب اور گرانمایہ شخصیت آقا و پیشوا' سرکار دو جہاں' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے ہیں' خبر بجلی بن کر گری' بھاگم بھاگ مسجد نبوی سے گزرتے ہوئے غمگین و سوگوار مجمع کی جانب توجہ کئے بغیر حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں داخل ہو جاتے ہیں' چادر اٹھا کر اپنے محبوب اور محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی کو بوسہ دیتے ہیں' زبان دو انمول بول ادا کرتی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' آپ زندہ رہے تو عمدہ و شاندار رہے اور وفات پا گئے تو بھی عمدہ و شاندار ہیں۔ پھر مسجد نبوی کی جانب رخ کرتے ہیں' وہاں کا حال ہی کچھ اور تھا' حادثہ ہی ایسا تھا' نہ کسی کو ہوش نہ کسی کو کسی کی خبر' کانوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز گونجتی ہے:

''خبردار! اگر کسی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو اس کی گردن اس تلوار سے قلم کر دوں گا۔''

آپ روکنے یا بحث کرنے کے بجائے ایک جانب کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح گویا

ہوتے ہیں:

"جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ وہ تو اللہ کو پیارے ہوگئے اور جو خدائے عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندہ ہے اور ہرگز نہیں مرے گا۔"

اس کے بعد آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

"وما محمد الا رسول' قد خلت من قبلہ الرسل' افان مات أو قتل انقلبتم علی اعقابکم' ومن ینقلب علی عقبیہ' فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین."

حضرت صدیق اکبرؓ کے یہ الفاظ سنتے ہی صحابہ کرام کا مجمع مجلس صدیق کی جانب ٹوٹ پڑتا ہے' حضرت عمر فاروقؓ تلوار پھینک دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا لگا کہ یہ آیت آج ہی نازل ہوئی ہے۔

آیئے ذرا پلٹ کر سقیفہ بنی ساعدہ پر نظر ڈالیں' انصار کا مجمع ہے' قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تقریر کررہے ہیں' لوگ جوق درجوق چلے آرہے ہیں' حضرت ابوبکر کو خبر ملتی ہے' معاملے کی نزاکت محسوس کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وتکفین کا کام حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چھوڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑتے ہیں اور سقیفہ کی جانب روانہ ہوجاتے ہیں' راستہ میں حضرت ابوعبیدہؓ سے ملاقات ہوتی ہے' انہیں بھی ساتھ لے لیتے ہیں' سقیفہ بنی ساعدہ پہنچ کر انتہائی نرمی اور میانہ روی سے گفتگو فرماتے ہیں' مہاجرین کی اسلام قبول کرنے میں اولیت اور قریش کی جزیرہ عرب میں اہمیت بیان کرنے کے بعد انصار کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے دین اور اپنے پیغمبر کا مددگار منتخب فرمایا اور آپ کے یہاں ہجرت کا حکم دیا' آپ ہی میں آپ کی بیشتر بیویاں اور صحابہ ہیں' پس اولین ہجرت کرنے والوں کے بعد آپ سے زیادہ بلند مقام پر اور کوئی نہیں ہے' ہم امیر ہوں گے اور آپ وزیر' آپ کے مشورہ کے بغیر کوئی کام انجام نہیں دیا جائے گا۔"

اس کے بعد ہی آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کرلی جائے' مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب ہاتھ بڑھادیا کہ خدا کی قسم امت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت موجود ہو تو کسی اور کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی جاسکتی' معاً قبیلہ اوس کے سربراہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور پھر تو مجمع بیعت کے لئے ٹوٹ پڑا' دوسرے روز مسجد نبویؐ میں خلافت نبویؐ کی ذمہ داری بالاتفاق سپرد کردی گئی۔ لیجئے اب دیکھئے عظمت وحسن تدبیر اور دوراندیشی کے بے مثال نمونے:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل اپنے چہیتے خادم کے صاحبزادہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں رومیوں سے جنگ کے لئے ایک لشکر تیار کیا تھا' وہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوکر چند میل کے فاصلہ پر "جرف" نامی ایک بستی میں پہلی منزل کے طور پر ٹھہرا ہوا تھا' اچانک اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید مرض کی خبر پہنچی تو حضرت اسامہؓ نے اس وقت روانگی مناسب نہ سمجھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سانحہ وفات سے ایک ہنگامہ برپا ہوگیا' کمزور ایمان قبائل اور منافقوں نے یہ سمجھ کر کہ اب راستہ صاف ہے' فتنہ وسرکشی پر آمادہ ہوگئے' زکوٰۃ روک لینے کا اعلان' ارتداد کی لہر اور جھوٹے مدعیان نبوت کی فوج کشی کی خبروں نے مدینہ میں اولوالعزم صحابہ کرامؓ کو تشویش اور خوف میں مبتلا کردیا' مگر جانشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر عزم واستقلال' ہمت وشجاعت کا پہاڑ بن کر یکے بعد دیگرے مسائل کو سلجھانے کے لئے کمربستہ ہوگئے' آپؓ نے بلاتردد اعلان کیا کہ لشکر اسامہؓ روانہ ہوگا' مدینہ میں ہلچل مچ گئی اور خوف ودہشت سے لرز اٹھا' اگر یہ لشکر جس میں اکابر صحابہ کرامؓ روانہ ہونے والے تھے' جنگ کے لئے روانہ ہوگیا تو کیا ہوگا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بہادر اور حوصلہ مند نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لشکر کی روانگی کے لئے توقف کا مشورہ دیا' یہ سنتے ہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جلال میں آگئے اور فرمایا: عمر! تم اس لشکر کو روکنے کے لئے کہہ رہے ہو جس کی روانگی کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے تھے' خدا کی قسم! لشکر اسامہ روانہ ہوگا خواہ میں مدینہ منورہ میں تنہا رہ جاؤں اور بھیڑیئے آکر میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں' عمر! تم جاہلیت میں تو بڑے شہ زور اور بہادر تھے اور اسلام میں بزدلی اور خوف کا مظاہرہ کررہے ہو۔"

کیا دنیا کی تاریخ ان جیسے حالات میں عزم و بہادری اور ہمت و استقلال کی کوئی مثال پیش کرسکتی ہے؟

حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ منتخب ہو چکے ہیں' ان کی فوجیں دنیا کی دو عظیم طاقتوں روم و فارس کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دینے کے لئے روانہ ہو چکی ہیں' بار حکومت ہے' گراں باری کا تصور ہے' جاہ و جلال اور عظمت حکمرانی کا خیال ہے' محلہ کی یتیم بچیاں اور کچھ بیوہ عورتیں مایوس ہو کر کہہ پڑتی ہیں:

''ابوبکر رضی اللہ عنہ تو خلیفہ ہوگئے اب ہماری بکریوں کا دودھ صبح صبح کون نکالے گا؟ دوسری صبح ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں میں دودھ کے برتن لئے ہوئے یتیم بچیوں اور بیوہ عورتوں کی کنڈی کھٹکھٹاتے ہیں۔''

یہ لیجئے ایک دوسرا عبرت انگیز اور بے مثال واقعہ ملاحظہ ہو:

مدینہ منورہ کے ایک دور دراز محلے کے کونے میں ایک جھونپڑی کے اندر ایک بوڑھی اندھی بیوہ رہتی تھی' بے سہارا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روزانہ صبح سویرے آ کر اس بوڑھی عورت کے گھر کا کام کر جایا کرتے تھے' کسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر مل گئی' خدمت اور کار خیر کا بہترین اور سنہرا موقع تھا' صبح صبح پہنچ گئے' مگر دیکھتے کیا ہیں کہ اس عورت کی ضروریات پوری ہو چکی ہیں' حسرت و افسوس کے ساتھ واپس آگئے مگر اس کی جستجو ہوئی کہ آخر کون ہے جو ان سے پہلے پہنچ گیا' ایک دن چھپ کر بیٹھ رہے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آ کر اس کا کام کر رہے ہیں' خلافت اور اس کی ذمہ داریاں بھی آپ کو اس کام سے نہ روک سکیں' ان کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پکار اٹھے: ''آپ ہی ہیں' میری جان کی قسم! آپ ہی ہیں۔''

آخر میں تاریخ اسلام کے اس جیسے مثالی کردار کی ایک بے نظیر مثال اور بھی نظر نواز کرتے چلئے:

خلیفہ اول اپنے گزارے کے لئے کپڑے کی تجارت کرتے تھے' خلافت کی دوسری صبح حسب معمول کپڑے کا گٹھر لئے ہوئے بازار کی جانب روانہ ہوئے' راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی' پوچھا: امیر المومنین! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بازار! انہوں نے کہا کہ خلافت کی ذمہ داری کے ساتھ یہ ممکن نہیں! واپس آئے اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرکے وظیفہ مقرر کر دیا' ایک روایت کے مطابق وظیفہ کی رقم صرف ۲۰ درہم تھی جو بمشکل گزارے کے لئے کافی تھی' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بادل نخواستہ اس کو قبول کرتے تھے' وفات سے قبل اپنے صاحبزادے کو وصیت فرمائی: میں نے دوران خلافت بیت المال سے جو رقم لی تھی اسے ادا کرنے کے لئے میری فلاں زمین فروخت کر کے اس سے حاصل شدہ رقم بیت المال میں جمع کر دینا۔ احتیاط' تقویٰ اور احساس ذمہ داری کی یہ وہ اعلیٰ مثال ہے کہ تاریخ انسانی جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

☆☆..................☆☆

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کیلئے احتجاجی مظاہرہ

مظاہرین کی جانب سے ''قادیانیت کی سرپرستی ختم کرو'' کے نعرے لگائے گئے

بھکر...... ختم نبوت کی تحریک پر آج بعد نماز جمعہ تمام مکاتب فکر' وکلاء' تاجر' اساتذہ کی جانب سے جامعہ مسجد عمر فاروق سے ایک مظاہرہ ہوا' جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شریک جماعتوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علمائے پاکستان' جماعت اسلامی' جمعیۃ اہلحدیث' جمعیۃ علماء اسلام' تنظیم اہلسنت' خدام اہلسنت' ڈسٹرکٹ بار بھکر' مسلم لیگ (ن)' تنظیم اساتذہ' پنجاب لیکچرر یونین کے مولانا محمد عبدالقادر' محمد اکرم غوری' ڈاکٹر دین محمد فریدی' چوہدری بشارت علی ایڈووکیٹ' آفتاب احمد گل' رانا وکیل اختر ایڈووکیٹ' رانا آفتاب احمد' ملک غلام محمد کے علاوہ ناظم سٹی بھکر' ضلعی اپوزیشن لیڈر رفیق احمد خان نیازی ایڈووکیٹ اور دیگر رہنما کر رہے تھے۔ یہ مظاہرہ بھکر کی تاریخ کا بہت بڑا مظاہرہ تھا۔ مظاہرین پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی اور قادیانیت کی سرپرستی ختم کرو کے نعرے لگا رہے تھے' قبل ازیں بھکر کی تمام چھوٹی بڑی مساجد میں خطباء حضرات نے اسلام کی صداقت اور قادیانیت کے کذب پر روشنی ڈالی اور حکومت کی قادیانیت نوازی کی سخت مذمت کی۔

وہ شخص ہم میں سے نہیں

۱:...... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مجھ سے کوئی تعلق نہیں حسد والے کا' نہ چغل خور کا اور نہ کہانت (علم نجوم) والے کا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ (مجمع الزوائد)

۲:...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی مونچھ کو نہ لے وہ ہم میں سے نہیں۔ (المعجم الاوسط)

فائدہ:

بڑی مونچھ رکھنا چونکہ مشرکین کی خصلت و عادت بتلائی گئی ہے اور ہمیں ان کی مخالفت کرنے کا حکم ملا ہے کہ ان سے مشابہت نہ رکھو ان کے اطوار نہ اپناؤ اس لئے مذکورہ بالا حدیث میں بڑی مونچھ رکھنے کی ممانعت سخت الفاظ میں آئی ہے کہ غیر مسلم سے مشابہت بالکل نہ رہے' مونچھ کو اتنا کم کرنا چاہئے تاکہ بالکل حلق کے قریب ہو جائے۔

۳:...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ وہ شخص (کامل) مسلمانوں میں سے نہیں جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے۔ (مجمع الزوائد)

۴:...... وہ شخص ہم سے نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے رزق کی وسعت دی ہو پھر وہ اپنے عیال پر تنگی کرے۔ (کنز العمال)

۵:...... وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے (مسلمانوں کے) علاوہ کسی اور کی سنت اپنائے۔ (کنز العمال)

فائدہ:

یعنی طریقہ اسلام کو چھوڑ کر کسی اور طریقے کو جو اپنے عمل میں لائے گا اور طریقہ اسلام کو ترک کرے گا تو وہ شخص مسلمانوں کی جماعت سے نہ ہوگا۔

احسان الحق

۶:...... وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہم پر اسلحہ اٹھائے۔ (مجمع الزوائد)

۷:...... حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے (مسلمانوں کے) علاوہ (اوروں) سے مشابہت رکھے' یہود سے مشابہت نہ رکھو اور نہ نصاریٰ سے' پس یقیناً یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے اشارہ کرنا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

فائدہ:

ہمارے معاشرے میں یہ بیماری زیادہ ہے' اکثر ہاتھ اٹھا کر اشارتاً سلام کرتے ہیں' حالانکہ یہ غلط ہے' صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر نزدیک سے سلام کرنا ہو تو ہاتھ اٹھانا درست نہیں بلکہ "السلام علیکم" کے الفاظ کہنا ضروری ہے' البتہ دور کے لئے ہاتھ اٹھانا درست ہے لیکن اشارے کے ساتھ سلام کے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے ورنہ سلام ادا نہ ہوگا اور وعید کا مستحق ہوگا۔

۸:...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو تعصب کی طرف بلائے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر قتل کی طرف بلائے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر مرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

۹:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

۱۰:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں (بچوں) پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ جانے۔ (مستدرک علی الصحیحین)

۱۱:...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی قدر نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے عالم کو نہ پہچانے۔ (مستدرک)

۱۲:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی شخص کے پاس سے گزر ہوا جو غلہ کو بیچ رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ (بہت) عمدہ معلوم ہوا' آپ نے اپنا ہاتھ اس (غلے) میں ڈالا تو وہ گیلا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مستدرک)

۱۳:...... حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو امانت پر (جھوٹی) قسم کھائے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو کسی مرد کی بیوی یا لونڈی کو (مرد کے خلاف) بھڑکائے۔ (مستدرک)

۱۴:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو لوٹے (کسی کا مال وغیرہ) یا چھیننے کا اشارہ دے۔ (مستدرک)

۱۵:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے اور ہمارے بڑوں کی قدر نہ کرے اور امر بالمعروف نہ کرے اور نہی عن المنکر نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

۱۶:...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرمایا: ہم میں سے وہ شخص نہیں جو بدشگونی کرے اور نہ وہ جس کے لئے کہانت کی جائے یا جادو کرے یا وہ جس کے لئے جادو کیا جائے۔ (کنزالعمال)

۱۷:...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو (بوقت مصیبت) اپنے رخسار پر مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی پکار سے پکارے۔ (مشکوٰۃ)

۱۸:...... حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرمایا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں خصی ہونے (یعنی قوت مردانگی ختم کرنے) کی اجازت دیدیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو خصی کرے یا خصی ہو جائے' بیشک میری امت کا خصی ہونا روزے رکھنا ہے۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ:

جب بیوی نہ ہو اور شہوت کا غلبہ ہو اور گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہو تو شہوت کم کرنے کے لئے روزے رکھنا بتلایا گیا ہے تاکہ روزہ رکھ کر شہوت کم ہو سکے' اسلام نے قوت مردانگی ختم کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی' مذکورہ حدیث اس پر نص ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مذکورہ درخواست شادی نہ ہونے اور غلبۂ شہوت اور گناہ میں پڑنے کے خطرے سے کی تھی۔

۱۹:...... وہ شخص ہم میں سے نہیں جو (بوقت مصیبت) چیخے چلائے اور (مصیبت کی وجہ سے) بال مونڈے اور بدن کے کپڑے پھاڑے۔ (کنزالعمال)

☆☆..........☆☆

ایک قادیانی کا قبول اسلام

گزشتہ دنوں چناب نگر سے تعلق رکھنے والے نوجوان نے جس کا نام امین احمد ولد لطف الرحمن ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ و خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس پرمسرت موقع پر مدرسہ کے اساتذۂ کرام وطلباء عزیز کے علاوہ اہل محلہ کی خاصی تعداد موجود تھی۔ اس جم غفیر میں نوجوان نے قادیانیت سے تائب ہونے اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ نوجوان نے بتایا کہ میں پیدائشی قادیانی تھا۔ میرے والدین اور رشتہ دار سب قادیانی ہیں۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمان کی دولت عطا فرمائی ہے اب پتہ چلا ہے کہ قادیانی جھوٹے ہیں' ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ قادیانی اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمن ہیں' میں اپنی طرح ان کے حق میں ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔ آخر میں اساتذۂ کرام وطلباء عزیز واہل محلہ سے نوجوان کے اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا کی۔

قاضی فیض احمد' قاضی احسان احمد کو صدمہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رکین اور مالیاتی کمیٹی کے ممبر قاضی فیض احمد کی صاحبزادی کی صاحبزادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ قاضی احسان احمد کی ہمشیرہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین سے اپیل ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت وبلندی درجات فرمائیں۔

قادیانی مذہب اور ظلی حج

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

قارئین کو معلوم ہے کہ کرسمس کی تعطیلات میں (۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کو) مرزا غلام احمد مسیح قادیان کی ”ظلی امت“ کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے، جو ان کے ”دین ظلی“ میں مسلمانوں کے حج کا درجہ رکھتا ہے۔ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کا ارشاد ہے:

الف:......”اللہ تعالیٰ نے ایک اور ”ظلی حج“ مقرر کیا، تا کہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے، (یعنی مرزائی) اور تا کہ وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں۔“ (الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

ب:......”آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج، خدا تعالیٰ نے مؤمنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا، آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے، مگر اس سے جو اصل غرض تھی، یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ انہیں حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں جو احمدیوں کو قتل کردینا بھی جائز سمجھتے ہیں (کیوں؟ .....ناقل) اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے (تا کہ احمدیوں کا قبلہ بھی مسلمانوں سے جدا ہوجائے۔ ناقل)۔“ (انوار خلافت)

قادیانی امت کے ایک اور رہنما کا ارشاد ہے:

”جیسے احمدیت (یعنی مرزائیوں کے ظلی مذہب۔ ناقل) کو چھوڑ کر پہلا، یعنی مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے، وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس ظلی حج کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے، کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے (غالباً چندہ نہیں ہوتا۔ ناقل)۔“ (پیغام صلح جلد:۲۱ مورخہ ۱۹ر اپریل ۱۹۳۳ء، قادیانی مذہب فصل:۷)

مرزائیوں کا یہ ”ظلی حج“ تقسیم سے پہلے ”ارض حرم“ (قادیان شریف) میں ہوتا تھا، اور قیام پاکستان سے جب یہ ”ارض حرم“ ”دار الخوف“ بن گئی تو وہاں کے تمام ”انوار خلافت“ بشمول بہشتی مقبرہ و مسجد اقصیٰ، دار الخلافت ”ربوہ شریف“ میں ہجرت کر آئے، اور جب سے یہ ظلی حج مبارک وہاں ہونے لگا۔ حضرت مسیح قادیان اور ان کے ظلی خلفا نے بھی اگرچہ اس ظلی حج مبارک کے بہت سے فضائل اپنی امت کو بتائے، مگر ”الفضل“ نے اس سلسلہ میں ایک ایسا بدیع نکتہ ارشاد فرمایا ہے جو شاید ان کے ”حضرت مسیح موعود“ صاحب کو بھی نہیں سوجھا ہوگا۔ اس دلچسپ نکتہ کا پس منظر یہ ہے کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو انہیں حکم ہوا کہ صفا پہاڑی پر کھڑے ہوکر حج کا اعلان کرو، لوگ اطراف عالم سے تمہاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے حج بیت اللہ کے لئے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ”یأتوک من کل فج عمیق۔“ (الحج:۲۲) حدیث میں آتا ہے کہ قیامت تک جن خوش بخت افراد کے حق میں حج بیت اللہ کی سعادت لکھی تھی وہ اصلاب آباء، ارحام امہات اور عالم ارواح ہی میں ابراہیمی آواز پر ”لبیک اللّٰھم لبیک“ پکار اٹھے، اس تمہید کے بعد اب ”الفضل“ کا نیا ”ظلی نکتہ“ پڑھئے:

”اس بابرکت اور مقدس ظلی جلسہ سالانہ (ظلی حج) کے مقدس ایام پھر قریب آپہنچے ہیں، اس میں شمولیت اختیار کرنا دراصل اس آسمانی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرنا ہے جو ابراہیمی سنت کی اتباع میں خدا تعالیٰ کی مشیت اور اس کے اذن کے ماتحت اس دور کے ابراہیم ثانی (مرزا غلام احمد مسیح قادیان) نے آج سے ۸۳ سال پہلے بلند کی تھی اور جس کے متعلق خدا نے ”یأتین من کل فج عمیق“ کی بشارت دے کر اس میں شمولیت کو ہر صاحب استطاعت احمدی (مرزائی) کے لئے لازمی قرار دیا تھا۔ ابراہیم ثانی کے سدھائے ہوئے وفا شعار پرندے (مرزائی حضرات) اپنے عمل سے دنیا کو ایک دفعہ پھر بتادیں گے کہ اس

زمانہ میں خدا کے مسیح (مرزا غلام احمد مسیح قادیان) نے باذن اللہ جن مردوں کو زندہ کیا تھا (یعنی مسلمانوں سے مسیحی مرزائی بنایا تھا) ان پر کبھی موت وارد نہیں ہوسکتی۔“ (روزنامہ الفضل ربوہ ۹ردسمبر۱۹۷۴ء)

(بین القوسین کے تشریحی الفاظ کا اضافہ ہم نے کیا ہے جو ”الفضل“ کے منشا کے مطابق ہے۔)

”الفضل“ کی نکتہ طرازی کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ا:......حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں کعبہ شریف تعمیر کیا تھا، اور مرزائیوں کے ابراہیم ثانی مرزا غلام احمد نے ”قادیان شریف“ میں ”خدا کا گھر“ بنالیا۔

۲:......ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والے بیت اللہ کے حج کی آواز لگائی تھی، اور ”مسیح قادیان“ نے ۸۳ سال پہلے ”حج قادیان“ کے لئے آسمانی آواز لگائی۔

۳:......حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کے بارے میں بشارت دی کہ تمہاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فرزندانِ توحید اطراف و اکناف سے پروانہ وار جمع ہوں گے: ”یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔“ اور قادیانی ابراہیم کو یہی بشارت ”حج قادیان“ کے متعلق ہوئی۔

۴:......حج کعبہ ہر مسلمان پہ بشرط استطاعت عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے، مگر مسیح قادیان کی مسیحی امت پر قادیان کا (اور اب ربوہ کا) حج ہر سال فرض لازم ہے۔

۵:......مسلمان ندائے ابراہیمی پر لبیک کہتے ہوئے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اور مرزا صاحب کی ”مسیحی امت“ قادیان اور ربوہ کے حج و زیارت سے لطف اندوز ہوتی ہے، گویا:

سدھارے شیخ کعبہ کو یہ مرزستان دیکھیں گے
وہ دیکھیں گھر خدا کا یہ مسیح کی شان دیکھیں گے

ہمیں ربوہ کے ظلی حج سے مطلب نہیں، ان کا دین و مذہب ان کو مبارک رہے، وہ ابرہہ کی طرح قادیان میں ”بیت اللہ“ بنالیں، (مرزائیوں کا ”بیت اللہ“ قادیان میں مرزا غلام احمد صاحب کی ذات شریف تھی، وہ فرماتے ہیں: ”خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام: ”بیت اللہ“ بھی رکھا ہے۔“ (اربعین نمبر:۴ ص:۱۶)۔ جس طرح قادیان سے بہشتی مقبرہ، ربوہ میں منتقل ہوگیا، غالباً ”بیت اللہ“ بھی یہاں ”بروزی طور پر“ منتقل ہوگیا ہوگا)، یا ربوہ میں مسجد اقصیٰ تعمیر کرلیں، اس کے لئے حج کی آسمانی آوازیں لگائیں، یا ”لبیک اللّٰھم لبیک“ کے ترانے گائیں، وہ انسانوں کی صف میں شامل رہیں یا ”سدھائے ہوئے پرندے“ بن کر بیسویں صدی کا نیا کرشمہ (تبدیلی جنس) دکھائیں، بہرحال انہیں اپنے ”مسیحی دین“ کے اندر رہتے ہوئے ہر طرح کی آزادی ہے، جو چاہیں کریں، مگر مسلمانوں کی جانب سے ”مسیح کے وفادار پرندوں“ سے یہ مؤدبانہ التماس بے جانہ ہوگی کہ وہ اپنی بلند پروازی کی دھن میں اسلامی شعائر کی مٹی پلید نہ کیا کریں، ان کی اس اونچی اُڑان سے ان کے نیازمندوں کو اذیت ہوتی ہے، مسلمانوں کے لئے اس قسم کے فقرے بے حد تکلیف دہ ہیں کہ:

”ہمارا جلسہ (ربوہ کا حج) شعائر اللہ ہے، بلکہ ہر آنے والا شعائر اللہ ہے، اور ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کا ثبوت دیتا ہے۔“ (الفضل ۹ردسمبر ۱۹۷۴ء)

ہمارے نزدیک ربوہ آنے والے ہر مرتد کو شعائر میں شمار کرنا، ”شعائر اللہ“ کی توہین ہے، یہ اسرار معرفت قادیان کے ”دار الفکر“ اور ربوہ کے ”منارة المسیح“ ہی میں بند رہنے چاہئیں۔ اسلام سے مذاق مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

کذب و افترا کا نیا ریکارڈ:

اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والوں کو قرآن حکیم میں سب سے بڑا ظالم قرار دیا گیا ہے: ”وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ .....“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بدترین جرم اور مسخ عقل و فطرت کی علامت ہے، ارشاد نبوی ہے: ”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے۔“ مرزا غلام احمد ”مسیح قادیان“ تو اس دائمی ضلالت کی سرگردانی میں مدة العمر مصروف رہے، مگر اس کذب و افترا کی ایک تازہ مثال مرزائی مولوی فاضل ابوالعطا اللہ دتا جالندھری صاحب نے پیش کی ہے، سنئے:

افترا علی اللہ:

”اسلام نے سورج اور چاند کے گرہن کا ذکر فرمایا ہے، قرآن پاک نے اسے مختلف پیرایوں میں انقلاب عظیم اور قیامت کی نشانی بھی ٹھہرایا ہے۔“ (الفضل ربوہ ۹ردسمبر۱۹۷۴ء)

سورج یا چاند گہن کا قیامت کی نشانی ہونا، مرزائیوں کی ”مسیحی انجیل“ (”انجیل“ (البشریٰ)

مسیح قادیان صاحب کی وحی والہام کا مجموعہ ہے) میں کہیں لکھا ہو تو ہو، مگر قرآن پاک میں کہیں اس کا نام ونشان نہیں، اسے قرآن کی جانب منسوب کرنا محض کذب اور افترأ علی اللہ ہے۔

افترأ علی الرسول:

اللہ دتا صاحب مزید لکھتے ہیں:

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ میری امت کی رہبری و رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو مبعوث فرمائے گا، اس کی شناخت کے سلسلہ میں آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض... الخ'' (دارقطنی ص:۱۸۸) کہ ہمارے مہدی کے لئے یہ دو نشان مقرر ہیں اور یہ نشان ہمارے ہی امام مہدی کے ظہور کے ساتھ مختص ہیں، اسی کے لئے بطور دلیل صداقت ظاہر ہوں گے، اور یہ صورت ابتدائے دنیا سے امام مہدی کے وقت میں ہی پیدا ہوگی، یعنی یہ کہ:

۱:......امام مہدی ہونے کا دعویدار موجود ہو۔

۲:......رمضان کا مہینہ ہو۔

۳:......چاند کی تاریخہائے خسوف میں سے اسے پہلی تاریخ کو گرہن لگے۔

۴:......سورج کی تاریخہائے کسوف میں سے اسے درمیانی تاریخ کو گرہن لگے۔'' (حوالہ بالا)

اس عبارت میں ''میکی مولوی فاضل'' نے دو وجہ سے افترأ علی الرسول کیا ہے۔

اول:......یہ کہ موصوف نے دارقطنی کا حوالہ دیا ہے، اور اس میں یہ قول امام باقر کی جانب منسوب کیا گیا ہے، اور محدثین کی تصریح کے مطابق یہ نسبت بھی محض غلط اور بازاری گپ ہے، جو عمرو بن شمر اور جابر جعفی ایسے کذابوں نے حضرت امام باقر کے سر دھری تھی، مگر ان ''بزرگوں'' کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ اس وضعی اور من گھڑت افسانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے منسوب کرڈالیں، مگر شاباش! اور صد آفرین! کہ مسیح قادیان کے میکی مولوی فاضل اللہ دتہ جالندھری نے اس افترائی روایت کو ارشاد نبویؐ قرار دے کر کذب وافترأ کا نیا ریکارڈ قائم کردیا:

''ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند''

دوم:......یہ کہ موصوف نے اس موضوع روایت کے اصل الفاظ ذکر نہیں کئے، نہ ان کا ترجمہ کیا، بلکہ اس جھوٹی روایت کی خود ساختہ تشریح اور من مانا مفہوم گھڑ کر اس کو فرمودۂ رسول بتادیا، یہ کذب در کذب (ڈبل جھوٹ) بھی مسیح قادیان کی ''میکی امت'' کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے۔

ابوالعطأ جالندھری صاحب مولوی فاضل ہیں، پیر کہن سالہ ہیں، انہیں خوب علم ہے کہ یہ روایت سراپا کذب ہے، مگر ان کی مشکل یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کے حق میں جس قدر صحیح حدیثیں کتب صحاح میں موجود ہیں، ان میں سے ایک بھی تو ان کے ''خانہ ساز مہدی'' پر چسپاں نہیں ہوتی، اس لئے انہوں نے اپنے مہدی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تقلید میں من گھڑت روایتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنے کا راستہ اختیار کرلیا، حالانکہ عقل کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس گرداب سے نکلنے کی ہمت کرتے، لیکن: وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ!

تاریخی جھوٹ:

ابوالعطأ صاحب مزید لکھتے ہیں:

''یہ (مذکورۂ بالا) چاروں امور دنیا کی تاریخ میں صرف ایک ہی دفعہ سیدنا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مہدویت کے وقت ۱۳۱۱ھ میں جمع ہوئے، نہ اس سے پہلے ایسا واقعہ ہوا، نہ آئندہ کبھی یہ چاروں امور اکٹھے ہوں گے۔'' (حوالہ بالا)

میکی مولوی فاضل کا یہ دعویٰ کہ کسوف و خسوف کا رمضان میں اجتماع صرف ۱۳۱۱ھ میں ہوا، خالص تاریخی جھوٹ ہے، کیونکہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں (۱۸ھ سے ۱۳۱۲ھ تک) ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع کسوفین ہوا۔ ایران میں مرزا علی محمد باب نے ۱۲۶۰ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا، اس کے ساتویں سال رمضان ۱۲۶۷ھ مطابق جولائی ۱۸۵۱ء میں ۱۳ر اور ۲۸ر رمضان کو خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا (دیکھئے ''رئیس قادیان'' جلد دوم ص:۱۹۹، مؤلفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)۔

اسی طرح ''میکی مولوی فاضل'' صاحب کا یہ دعویٰ بھی تاریخی طور پر غلط ہے کہ: ''۱۳۱۱ھ کا اجتماع خسوف و کسوف صرف ان کے ''مسیح قادیان'' کے لئے نشان کذب تھا، کیونکہ ٹھیک اسی زمانہ میں محمد احمد مہدی سوڈانی مسند مہدویت پر جلوہ افروز تھا، اگر اس بے سروپا گپ سے مسیح قادیان کی مہدویت کا ثبوت نکلتا ہے تو مرزائی اسے کو مہدی

سوڈانی کی "بعثت" پر بھی ایمان لانا چاہئے۔

ہمیں قادیانی امت کی اس دیدہ دلیری اور جرأت بے جا پر افسوس ضرور ہے، مگر اس پر ذرا بھی تعجب نہیں کہ وہ خدا اور رسول پر دروغ بافی اور افترا پردازی کیوں کرتے ہیں؟ اور تاریخ کے انمٹ حقائق سے آنکھیں بند کرکے واقعات کو کیوں مسخ کرتے ہیں؟ ہمیں معلوم ہے کہ اہل باطل زنادقہ کا دامن دلیل و برہان کے جوہر سے ہمیشہ خالی رہا ہے، ان کے منطقی، کبریٰ کی کل کائنات ادھر اُدھر کے ڈھکوسلے، بے سروپا افسانے اور من گھڑت روایات کا پلندہ رہا ہے، ان کے دعاوی باطلہ کا کھوٹا سکہ صحیح حقائق کی اندھیر نگری میں ہی چل سکتا ہے، زنادقہ کی یہی تکنیک مرزا غلام احمد "مسیح قادیان" نے اختیار کی اور کانٹوں کے اسی جنگل میں ایک صدی سے ان کی "مسیحی امت" بھٹک رہی ہے اور یضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ مایشاء!

گدی، سازش اور ڈھونگ:

قارئین کو علم ہے کہ مسیح قادیان کی "مسیحی امت" کے دو بڑے فرقے ہیں: لاہوری، قادیانی ثم ربوی۔ ہمیں فرقہ ربویہ سے زیادہ لاہوری پر رحم آتا ہے، مرزا صاحب کی مسیحی نبوت کے تمام فوائد (از قسم گدی نشینی وغیرہ) تو فرقہ ربویہ نے سمیٹ لئے، مگر مسیح صاحب کے دامن مسیحیت سے وابستہ ہونے کے سبب لاہوری فرقہ بھی بے خبر کے آئینی فیصلہ کی زد سے خارج از اسلام قرار دیا گیا۔ لاہوری فرقہ کا آرگن ہفت روزہ "پیغام صلح" متواتر صدائے احتجاج بلند کر رہا ہے کہ ہم تو حضرت مسیح قادیان کو چودھویں صدی کا مجدد ہی مانتے ہیں، ہمیں آئینی فیصلے کی زد میں کیوں لایا گیا؟ اس سلسلہ میں "پیغام صلح" کے ایک مضمون کا اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

"مولانا نورالدین صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ کے بعد حضرت مرزا صاحب (مسیح قادیان) کے لڑکے مرزا بشیرالدین محمود نے، جو کہ اپنی "انصار اللہ" پارٹی کی سازش اور کوششوں سے خلیفہ ثانی بنا اور جس نے اپنی گدی اور خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ عقیدہ تراشا کہ جو کوئی مسلمان خدا کے مامور (مرزا غلام احمد) کو نہ مانے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔"

(مرزا غلام احمد صاحب کا بھی یہی عقیدہ کہ ان کو نہ ماننے والے کافر، جہنمی اور مردود ہیں، ان کے ساتھ نماز پڑھنا مرزائیوں کے لئے حرام اور قطعی حرام ہے، ورنہ ان کے عمل حبط ہو جائیں گے۔ حوالے کے لئے دیکھئے: حقیقۃ الوحی ص:۱۷۹، انجام آتھم ص:۶۲، تذکرہ ص:۳۳۳ طبع دوم، اربعین نمبر:۳ ص:۳۴)

"مرزا محمود احمد صاحب جماعت قادیان کے خلیفہ اور مطاع الکل بنے رہے اور ۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے پر قادیان سے ہجرت کرکے پاکستان آگئے، اور ربوہ شہر کی بنیاد رکھی، احمدیہ لاہوری جماعت کا ربوہ والوں سے کوئی اشتراک عمل و عقائد نہ تھا، اور نہ اب ہے۔"

"یہ بات کہ مرزا محمود احمد صاحب نے صرف اپنی خلافت اور خاندانی گدی قائم کرنے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا تھا، اس امر سے ثابت ہے کہ ۱۹۵۳ء کے منیر انکوائری کمیشن کے سامنے مرزا محمود احمد صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد کو صرف اسی قسم کا نبی قرار دیا جس کے انکار سے کوئی مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔" (ہفت روزہ پیغام صلح، لاہور ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۴ء ص:۸، ۹ ملخصاً)

(خط کشیدہ الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نبی ہونے پر تو دونوں پارٹیوں کا اتفاق ہے، صرف "نبوت کی کوالٹی" میں اختلاف ہے کہ وہ اعلیٰ کوالٹی کے نبی تھے یا گھٹیا کوالٹی کے۔)

ہم "پیغام صلح" کی ان تصریحات پر تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہوئے اس بات کا انتظار کریں گے کہ "قصر خلافت" ربوہ کا عملہ اس گدی، سازش اور ڈھونگ پر کوئی تبصرہ کرتا ہے، یا بقول مرزا غلام احمد صاحب "صم، بکم، عمی" رہنے کو تقاضائے مصلحت سمجھتا ہے۔ البتہ لاہوری فرقہ کی خدمت میں یہ گزارش بے جا نہ ہوگی کہ سوال ربوہ والوں سے اشتراک عمل و عقائد کا نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب سے اشتراک عمل و عقائد کا سوال ہے۔ اگر آپ مرزا غلام احمد صاحب کے ملحدانہ دعاوی اور عقائد و نظریات پر دو حرف بھیج کر اظہار نفرین کرنے کے لئے آمادہ ہوں تو بسم اللہ! تشریف لایئے! اسلام کے دروازے آپ کے لئے بند نہیں، دیکھنا صرف یہ ہے کہ آپ کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا نام نہاد "بروز محمد" (غلام احمد) سے؟

موت وانجام:

"پیغام صلح" نے ۱۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں صفحہ اول پر استفہامیہ عنوان قائم کیا ہے: "ہمارا انجام کیا ہوگا؟" اور اس کے ذیل میں

’’مسیح قادیان‘‘ کا ایک طویل اطلاقی ارشاد نقل کیا ہے، اس کا حسب ذیل اقتباس قادیانی امت کے لئے دعوت فکر ہے:

’’اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں، حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے، وہ بہت ہی بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔‘‘

بہت خوب! آیئے اسی معیار پر ’’قادیانی مسیح‘‘ کو جانچیں، جہاں تک مرزا صاحب اور ان کی امت کے ’’نہایت ہی بد اور قابل عبرت انجام‘‘ کا تعلق ہے، اس کی شہادت کے لئے تو ایک صدی کی تاریخ کافی ہے، اور ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے بعد تو اس پر مزید بحث کرنا بھی عبث معلوم ہوتا ہے، ہاں! ’’نہایت ہی بد اور قابل عبرت انجام‘‘ کی کوئی اس سے بھی بڑی ڈگری مرزا صاحب کی ’’مسیحی امت‘‘ کو مطلوب ہے، تو اس کی تعیین فرمائیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے بڑے ہی وسیع ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں وہ بڑی ڈگری بھی عطا فرمادے گا، وماذالک علی اللہ بعزیز!

جہاں تک ’’بہت ہی بری موت‘‘ کا سوال ہے تو وہ بھی مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے منہ مانگی عطا فرمائی، ’’مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ‘‘ میں اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب سے لکھوایا تھا:

’’پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) پر میری (مرزا کی) زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔‘‘

پھر اللہ تعالیٰ نے مولانا ثناء اللہ صاحبؒ کو مرزا صاحب سے چالیس سال بعد تک زندہ سلامت رکھا، اور جناب مرزا صاحب ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض وبائی ہیضہ چند گھنٹوں میں کوچ کرگئے۔ گویا مرزا صاحب کی موت نے ’’آخری فیصلہ‘‘ کردیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے، کیونکہ ان کی موت مولوی ثناء اللہ صاحبؒ کی زندگی میں بقول ان کے ’’خدائی ہاتھوں کی سزا‘‘ سے ہوئی۔

مرزا صاحب کی موت کس عارضہ سے ہوئی؟ اس کے لئے کسی ڈاکٹری رپورٹ کی احتیاج نہیں، بلکہ مرزا صاحب کے ’’مقدس صحابی‘‘ اور قابل احترام خسر جناب میر ناصر نواب صاحب کی ثقہ روایت سے خود مرزا صاحب کا اپنا ’’اقرار صالح‘‘ موجود ہے، میر صاحب فرماتے ہیں:

’’حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جاکر سوچکا تھا، جب آپ کو سخت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا، جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو مجھے مخاطب کرکے فرمایا: ’’میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔‘‘ اس کے بعد کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں آپ نے نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔‘‘

(حیات ناصر ص:۱۴)

لیجئے! بہت ’’بری موت‘‘ کے تینوں مرحلے اللہ تعالیٰ نے خود مرزا جی کی زبان و قلم سے طے کرادیئے، یعنی پہلے ان سے لکھوایا کہ مفتری بہت ہی بری موت مرتا ہے، پھر اس کی تعیین بھی انہی کے قلم سے کرادی کہ طاعون اور ہیضہ کی موت ہی وہ ’’بری موت‘‘ ہے، جو بطور ’’سزا‘‘ ’’خدا تعالیٰ کے ہاتھوں‘‘ سے کسی سرکش مفتری کو دی جاتی ہے، اور پھر خود انہی کی زبان سے یہ اقرار بھی کرادیا کہ وہ ’’وبائی ہیضہ‘‘ سے ’’بہت بری موت‘‘ مر رہے ہیں، اور ان کا یہ اقرار ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس کے بعد بھی ’’پیغام صلح‘‘ کو ’’بہت ہی بری موت‘‘ اور ’’نہایت ہی بد اور قابل عبرت انجام‘‘ میں شک وشبہ ہو تو اس کا کیا علاج؟ ’’فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ.‘‘

اللہ تعالیٰ امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات) پر رحم فرمائے اور انہیں تمام شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔

☆☆..........☆☆

اعتذار

سابقہ شمارے میں ایک مضمون ’’بین الاقوامی حالات اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ مذکورہ مضمون مولانا سعید احمد جلال پوری کی تحریر ہے جس پر غلطی سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا نام شائع ہوگیا تھا۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

ٹنڈوآدم...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پورے ملک کی طرح سندھ بھر میں پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کے اخراج کے خلاف یوم احتجاج کو یہ تقریباً تیسرا ہفتہ ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنماؤں نے ہر جمعہ کو یوم احتجاج کے طور پر منانے کا اور مذمتی قراردادیں منظور کرانے کا بھی کہا اور اس پر عملدرآمد کروایا گیا' جس میں کراچی کے ممتاز مذہبی اسکالر استاذ العلماء ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا سعید احمد جلال پوری' مفتی محمد راشد مدنی' محمد انور رانا' منظور احمد میوراجپوت ایڈووکیٹ' حیدرآباد کے مولانا محمد نذر عثمانی' ڈاکٹر عبدالسلام قریشی' ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں' صاحبزادہ محفوظ الرحمٰن' شمس ضلع میرپور خاص و قرب و جوار میں مولانا محمد علی صدیقی' مولانا حفیظ الرحمٰن فیض' مولانا خان محمد جمالی' ٹنڈوآدم میں ممتاز عالم دین خاتم گوہر شاہی مفتی محمد طاہر مکی' احمد میاں حمادی' حافظ محمد زاہد حجازی' ضلع سانگھڑ میں علامہ محمد راشد مدنی' مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی' مفتی محمد طاہر مکی' مولانا نور محمد' خیرپور میں مولانا عبدالواحد بروہی' عبدالسمیع شیخ' سکھر میں شیخ الحدیث مولانا محمد مراد ہالیجوی' شیخ التفسیر قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا ناصر حسین' نوشہرو عاقل میں قاری حماداللہ عبیدی' مولانا حبیب اللہ اللہ معز' سجاول میں مولانا عبدالغفور قاسمی' نواب شاہ میں مولانا مفتی امان اللہ بلوچ' لاڑکانہ میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو' جیکب آباد میں ولی بخش چاچڑ' شکارپور میں سید رفیق احمد شاہ امروٹی' ماسٹر محمد یٰسین چنہ نے ہر جمعہ کو اپنی اپنی مساجد میں خطاب کے دوران پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کے اخراج کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ خواہ کسی بھی اسلامی وغیر اسلامی ممالک میں مذہب کا خانہ نہ ہو تب بھی پاکستان میں اس کی اس وجہ سے ضرورت ہے کہ وطن عزیز کی نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے' اس کے بعد ہی دیگر ممالک نے اس پر عملدرآمد کیا ہے اور قادیانیوں کی دیگر ممالک کی بہ نسبت پاکستان میں تعداد زیادہ ہے اور پاکستان کا ہر شہری خود کو مسلمان ظاہر کرکے ہی بیت اللہ اور روضہ رسولؐ پر حاضری کے لئے جاتا ہے تو اگر پاسپورٹ کو عالمی معیار پر بنایا جائے تو قادیانی خود کو دیدہ دلیری سے مسلمان ظاہر کرکے روضہ اقدس کی بے حرمتی کرنے پہنچ جائیں گے۔ سعودی گورنمنٹ کے پاسپورٹ اور اقامہ کارڈ میں واضح طور پر مذہب کا خانہ موجود ہے۔ رہنماؤں نے عوام سے حلف لیا کہ ناموس رسالت پر جان دینی پڑی تب بھی تاخیر نہیں کریں گے۔ انہوں نے حکومت کو واضح طور پر خبردار کیا کہ فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کو بحال کیا جائے اور اگر اس طرح نہ ہوا تو تحریک تو ہم پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کی چلائیں گے مگر اس ضمن میں حکومت کو مجبوراً کچھ اعلانات بھی کرنے پڑیں گے' ماضی گواہ ہے ۱۹۸۴ء میں ہمارے عالمی مجلس کے مبلغ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے ان کی بازیابی کے لئے تحریک و جلوس کا آغاز کردیا' چلتے چلتے جنرل ضیاء الحق مرحوم کو امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کرنا پڑا' تو اب بھی قرائن اسی طرح کے ہیں۔ رہنماؤں نے بھرپور انداز میں مطالبہ کیا کہ فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے اور جن افراد نے مذہب کے خانہ کے اخراج کی سازش کا تانا بانا تیار کیا ہے انہیں سخت سزا دی جائے۔ رواں ہفتے ٹنڈوآدم سمیت ملک بھر کے دیگر چھوٹے بڑے شہروں سے سینکڑوں مسلمانوں نے صدر' وزیراعظم اور وفاقی وزیر داخلہ کو خطوط ارسال کئے ہیں جن میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے باقاعدہ اندراج اور بغیر مذہب کے خانے کے جاری شدہ پاسپورٹ کی منسوخی کا مطالبہ کیا ہے۔

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان' وزیراعظم اور وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام اور حرمین شریفین کے تقدس اور قادیانیوں کی شناخت کے پیش نظر نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے بارے میں جلد نوٹیفکیشن جاری کیا جائے اور بغیر مذہب کے خانہ کے جاری ہونے والے تمام پاسپورٹ منسوخ کردیئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور قانون کی رو سے قادیانی مرزائی

غیر مسلم ہیں‘ ان کے حرمین شریفین میں داخلہ پر پابندی ہے۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد پاسپورٹ اور فارم میں مذہب کا خانہ موجود تھا جبکہ نئے پاسپورٹ کی آڑ میں مذہب کا خانہ ختم کردیا گیا ہے جو توہین رسالت کے زمرہ میں آتا ہے‘ اس طرح قادیانیوں کی شناخت ختم ہوجائے گی جس کے پیش نظر مؤتمر عالمی اسلامی اور حکومت سعودیہ نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے لئے حکومت کو تحریر کیا ہے‘ اس سلسلہ میں سرکاری اسلامی نظریاتی کونسل کو بھی فوری مداخلت کرنی چاہئے جبکہ وزیر مذہبی امور نے کہا ہے کہ حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کردیا ہے اور وفاقی وزیر داخلہ نے ۲/دسمبر کو ٹی وی کے ۹ بجے رات کے خبرنامہ میں اعلان کرچکے ہیں کہ مذہب کا خانہ بحال کردیا ہے جو سفید جھوٹ ہے جس کا فوری نوٹس لیا جائے۔

چیچہ وطنی...... کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے اخراج کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پریس کلب چیچہ وطنی میں ایک احتجاجی سیمینار منعقد ہوا‘ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء‘ دینی و سیاسی جماعتوں کے زعماء اور سماجی رہنماؤں نے شرکت کی۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ پرویز مشرف ناموس رسالتؐ کے مسئلہ کو وردی والا مسئلہ مت سمجھے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج نہ ہوا تو کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی جنرل سیکرٹری قاری زاہد اقبال نے کہا کہ ناموس رسالتؐ مسلمانوں کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ مذہب کے خانے کا خاتمہ مداخلت فی الدین ہے۔ جمعیت اہلحدیث کے رہنما قاری محمد اکرم ربانی نے کہا کہ ہم ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کردیں گے۔ حکمرانوں کو ہمارا جائز اور دینی مطالبہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ متحدہ مجلس عمل کے مقامی صدر خان حق نواز خان نے کہا کہ حکمران یہود و ہنود کے اشاروں پر ختم نبوت کے طے شدہ معاملات کو چھیڑ کر عوامی غیض و غضب کو دعوت مت دیں۔ جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی امیر مفتی محمد عثمان نے کہا کہ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ داخل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوجاتا‘ اس وقت تک ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ مولانا عبدالباقی نقشبندی نے کہا کہ حکومت مذہب کے خانے کے بغیر طبع شدہ پاسپورٹوں کو کینسل کرے اور بغیر مذہب والے خانہ کے پاسپورٹ منسوخ کرکے فوری طور پر مذہب کا خانہ بحال کرے۔ سینئر صحافی میاں محمد شریف نے کہا کہ مقامی پریس کلب اور انجمن صحافیان ناموس رسالتؐ کے دفاع کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پریس کلب کے سرپرست شیخ محمد اسلام نے کہا کہ مجھے یہ اعزاز اور شرف حاصل ہے کہ میں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و امیر اول سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھوں سے لقمہ کھایا ہے‘ میری رگوں میں احراری خون ہے‘ ختم نبوت کے لئے جان دینا بھی چھوٹی چیز سمجھتا ہوں۔ چیچہ وطنی کے ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے لئے ہی بنا ہے‘ اگر مذہب باقی ہے تو ملک بھی رہے گا‘ پہلے بھی ہماری بے دینی کی وجہ سے ملک دولخت ہوا ہے اور ایک مضبوط بازو کو ہم سے جدا کیا گیا ہے‘ ملک کو ہولناک کشیدگی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ سابقہ حالت پر مذہب کا خانہ شامل کرکے قادیانیت کا محاسبہ کیا جائے۔ بار ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب اکرام اللہ خان اور انجمن تحفظ حقوق شہریاں کے سرپرست شیخ عبدالغنی نے بھی سیمینار سے خطاب کیا۔ پروگرام کو ہمہ پہلو سے کامیاب کرنے کے لئے حضرت قاری محمد اصغر عثمانی‘ عبدالعلیم حنفی اور مولانا عبدالباری سمیت ان کے تمام رفقاء نے عوامی رابطہ مہم کے ہتھیار کو خوب استعمال کیا‘ شب و روز محنت کرکے رائے عامہ کو بیدار کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ دریں اثناء کل جماعتی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴/دسمبر کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد سے ایک احتجاجی جلوس منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور خطباء نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکالنے کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور بحالی کے مطالبے کا اعادہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا محمد ارشاد نے کہا کہ حکومت کا یہ اقدام آئین کے خلاف ہے۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنما میجر (ر) غلام سرور نے کہا جب تک مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوتا‘ ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا مفتی محمد عثمان غنی نے کہا کہ ہمیں بوٹوں سے نہ ڈرایا جائے‘ جان پر کھیل کر بھی مذہب اسلام کی حفاظت کریں گے۔ جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا محمد اکرم ربانی نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو شامل کرنے کی جدوجہد میں ہم مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی خدمات کو سلام پیش کرتے ہیں اور اس معاملہ میں جدوجہد کو جاری رکھنے کا عزم کرتے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے چوہدری عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی سرپرستی ترک کردے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ قاری زاہد اقبال اور حافظ محمد اصغر عثمانی نے بھی

احتجاجی مظاہرے سے خطاب کیا اور اس تمام پروگرام کی میزبانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام نے سرانجام دی جبکہ پیر جی عبدالجلیل، پیر جی قاری عبدالرحمٰن اور دیگر اکابرین چیچہ وطنی اسٹیج پر جلوہ افروز رہے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماؤں مولانا کفایت اللہ حنفی، قاری محمد طارق، حافظ محمد اصغر عثمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا عبدالباقی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ بیرون ملک جاکر قادیانی گروہ عالمی سطح پر اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی ہرزہ سرائی میں مصروف ہے اور وہاں اسلام کے نام پر کفر و ارتداد اور قادیانیت کے فروغ کی تبلیغ کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت کے دام فریب میں پھنسا رہا ہے۔ حکومت ۱۹۷۴ء کے آئین کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جدید الیکٹرونک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے کیونکہ اس حساس ترین دینی مسئلہ کو حل کرنے میں تاخیر اسلامیان پاکستان میں اشتعال کا موجب بن رہی ہے۔ حکمران اسلام اور کفر کے درمیان فرق مٹانے کی قادیانی سازشوں کو ناکام بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا وجود دجل و فریب اور مکر و خداع سے عبارت ہے اور ان کی جعلی، جھوٹی اور دو نمبر والی نبوت انگریز سامراج کی مرہون منت ہے، مسلمانوں کی وحدت کو پاش پاش کرنے اور جہاد کے حکم کو منسوخ قرار دینے کے لئے استعماری قوتوں نے مرزا قادیانی کی نام نہاد نبوت کو ایجاد کیا۔ قادیانی جماعت مسلمانوں سے اپنے کفریہ عقائد، باطل نظریات، قادیانی خاندان کے کارنامے اور مرزائی کتب کی غلیظ ترین عبارتیں زیر بحث لانے سے گریز کرتی ہے تاکہ عوام الناس کو بنیادی اساسی اختلافات سے بے خبر رکھا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قرآن و سنت اور تاریخی و دینی دلائل و شواہد کی روشنی میں قادیانیت کا پردہ چاک کرتے رہیں گے، یہ ہمارا مذہبی، ایمانی اور آئینی حق ہے۔ ان رہنماؤں نے فدائیان ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت سے اپیل کی کہ وہ اپنی بیٹھکوں اور گھروں میں دروس ختم نبوت اور کارنر میٹنگوں کے پروگراموں کا باقاعدہ اہتمام کریں تاکہ نوجوان نسل کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کیا جاسکے۔ دریں اثنا کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر مدرسہ تجوید القرآن (درس پیر جی) میں جمعۃ المبارک کے موقع پر ایک احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، پیر جی قاری عبدالرحمٰن اور دیگر علمائے کرام نے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی قادیانیت نواز پالیسیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے اخراج سے آئین اور پارلیمنٹ کے جمہوری فیصلوں کو بلڈوز کیا گیا ہے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ موجود حکومت نے قادیانیت نوازی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ صدارتوں اور وزارتوں کو پکا کرنے کے لئے حکمران طوطے امریکا کے گیت گاکر اسلامی شعائر کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ حکومت نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرکے طبع شدہ پاسپورٹوں کو ضائع کرے۔ پیر جی قاری عبدالرحمٰن نے کہا کہ منکرین ختم نبوت کی مکمل طور پر پشت پناہی کی جارہی ہے اور ملک کی اسلامی و نظریاتی اساس ختم کرکے ملک کو سیکولر بنانے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ حرمین شریفین میں قادیانیوں کو داخل کرنے کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ بعدازاں احتجاجی جلسہ کے تمام شرکاء نے مولانا پیر جی قاری عبدالجلیل، پیر جی قاری عبدالرحمٰن اور مولانا عبدالحکیم نعمانی کی قیادت میں احتجاجی ریلی میں شریک ہوئے جو چوک ختم نبوت پر پہنچ کر بہت بڑے جلسے کی شکل اختیار کرگئی جس میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔

حیدر آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس امیر مجلس ڈاکٹر مولانا عبدالسلام قریشی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں ناظم اعلیٰ مولانا رہنواز جلالپوری، سرپرست مولانا قاری منظور الحق، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، مولانا محمد نذر عثمانی کوٹری کے امیر غلام محمد بھٹہ، ٹنڈو آدم کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی، محمد عمران نے شرکت کی، اجلاس میں حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے خاتمے پر شدید نکتہ چینی کی گئی اور اسے حکومت کی طرف سے اسلام دشمنی اور قادیانیت نوازی کی بدترین مثال قرار دیا گیا۔ مجلس عاملہ نے مزید کہا کہ حکومت اس فیصلہ سے حرمین شریفین اور دیگر مقدس مقامات کو قادیانیت کے ناپاک قدموں سے روندنے کی اجازت دے رہی ہے، جسے کسی صورت میں قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا۔ باخبر ذرائع سے یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ ۱۷۰۰ قادیانیوں کے پاسپورٹ بنواکر حج کے موقع پر قادیانیت کی شیطانی تبلیغ کے لئے بھیجنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے صدر پرویز مشرف، وزیر اعظم شوکت عزیز اور وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ ان رہنماؤں نے تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے غیور سربراہوں و کارکنان سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و متحدہ مجلس عمل کے تحت پورے ملک کی طرح حیدرآباد میں بھی ۲۴/ دسمبر کو یوم احتجاج اور مظاہرے کئے گئے۔ باچا خان چوک پر احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرنے والوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد نذر

عثمانی، جمعیت علمائے اسلام حیدرآباد کے امیر حاجی گل محمد، مولانا منظور احمد، مولانا اسعد اللہ، جمعیت علمائے اسلام سٹی کے سیکریٹری جنرل اشفاق احمد آرائیں، مولانا شمس الدین و دیگر شامل تھے۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں کی سرپرستی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی، حکومت حقیقت پسندی کے ساتھ اس مسئلے کو لے اور مسلمانان پاکستان کے مطالبے پر توجہ دے، اگر قادیانیوں کی سرپرستی کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو ملک اور حکومت کے لئے مسائل بڑھیں گے۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ ہماری جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت ہمارے مطالبات مان نہیں لیتی۔ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک میں ہم مسلمانوں سے مذہبی پہچان کوئی نہیں چھین سکتا اور جن اقلیتوں کو اپنا مذہب ظاہر کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہو وہ اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جائیں۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت کے قوانین میں ترمیم ختم کی جائے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر پورے صوبہ سندھ میں احتجاجی مظاہرے اور قراردادیں پیش کی گئیں۔ حیدرآباد سے مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا رب نواز جلال پوری، قاری منظور احمد، مولانا ایوب بندھانی، مولانا سیف الرحمن آرائیں، مولانا جمیل الرحمن، میرپور خاص سے مولانا شبیر احمد کرنالوی، مفتی منیر احمد، مولانا حفیظ الرحمن، کنری سے مولانا امان اللہ، مولانا عبدالغفور قاسمی، عمرکوٹ سے مولانا خان محمد جمالی، نوکوٹ سے مولانا عبدالستار، جھڈو سے حافظ محمد شریف، ڈگری سے حافظ محمد طاہر، ٹنڈو آدم سے علامہ احمد میاں حمادی، مولانا راشد مدنی، مفتی حفیظ الرحمن، نواب شاہ سے مولانا امجد مدنی، ارشد مدنی، مفتی اکمل، گمبٹ سے مولانا غلام محمد، سکھر سے مولانا بشیر احمد نے اپنے خطابات میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامیان پاکستان کی دل آزاری کرنے کے بجائے حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت مسلم لیگ (قائداعظم) نے بھی اس مطالبے کی حمایت کی ہے تو پھر اس کو نافذ کیوں نہیں کیا جا رہا، حکومت عوام کی رائے اور اس مذہبی مسئلہ کو سیاست کی نذر نہ کرے۔

☆☆

کراچی..... حکومت اسلامی شعائر میں مداخلت نہ کرے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح نہ کرے اور پاسپورٹ میں جو شرارت کی گئی ہے اس کو ختم کرے اور قادیانیت کو لگام دے۔ ان خیالات کا اظہار جامع مسجد باب الرحمت کراچی میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمود حسن فریدی نے کیا، انہوں نے کہا کہ حکمران یہود و ہنود آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ملک عزیز پاکستان میں بدامنی پھیلا رہے ہیں اور خاص کر ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے اور قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال پر امن طور پر حکومت سے احتجاج کرتے ہیں کہ ان مسائل کو ختم کردے ورنہ مسلمانوں کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی ناموس رسالت کے مسئلے میں جھوٹے مدعیان نبی اور گستاخان رسول سے کوئی رعایت نہیں کی اس بات کا ثبوت قریبی دور میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت ہے۔ حاضرین نے وعدہ کیا کہ اگر دوبارہ تحریک ختم نبوت دہرانی پڑ جائے تو کیا اس میں قربانی دینے کے لئے آپ لوگ تیار ہیں؟ تو اس موقع پر تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر اور نعرۂ تکبیر بلند کر کے عہد کیا کہ ہم ضرور قربانی دیں گے۔

—

اوکاڑہ..... گول چوک کی مسجد کے باہر بھرپور مظاہرہ اور جلوس نکالا گیا، جس کی قیادت مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی، مولانا قاری محمد انور، مولانا قاری محمد الیاس، مولانا عبدالستار عثمانی، مولانا عبداللہ، صاحبزادہ شکیل الرحمن قاسمی، حاجی احسان الحق، مولانا عبدالرزاق مجاہد، حافظ عبدالسمیع، ڈاکٹر برہان غنی سمیت متعدد رہنماؤں نے کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مذہب کا خانہ بحال نہ ہوا تو پندرہ کروڑ عوام حکومت کا خانہ خراب کر دیں گے۔ ضلع اوکاڑہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ مظاہرے کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے، لیکن ہتھکڑیاں، جیلیں اور دفعہ ۱۴۴ ہمارا راستہ نہیں روک سکتے۔ قادیانیوں نے ایک گہری سازش کے تحت مذہب کا خانہ ختم کرایا، اگر اسے بحال نہ کیا گیا تو احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت آئندہ جمعہ قرارداد مذمت کے عنوان پر خطبات پڑھائیں گے اور ۱۷ جنوری کو جمعہ کے دن پریس کلب ضلع اوکاڑہ کے سامنے مظاہرہ کیا جائے گا۔ شرکاء جلوس نے بڑے بڑے کتبے اور بینرز اٹھا رکھے تھے اور جلوس میں ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات شریک ہوئے۔ اوکاڑہ ضلع میں دیپالپور، حویلی لکھا، رینالہ خورد میں بھی مظاہرے کئے گئے۔ قصور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر نے جلوس کی قیادت کی، قاری مشتاق احمد، مولانا زبیر احمد شاہ ہمدانی، میاں معصوم انصاری، حاجی شبیر احمد مغل نے شرکت کی۔ قائدین نے کہا کہ حکمرانوں کو یہ زیب نہیں دیتا کیونکہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو نکالنا اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانا کفر کے مترادف ہے، حکمران امریکی ایجنڈا پر عمل پیرا ہونے کی بجائے اللہ و رسول کے حکم پر عمل کریں اور ملک میں قرآن و سنت کے نظام کو نافذ کریں تاکہ محب وطن اور دشمن وطن میں تمیز ہو سکے۔ حکومت مذہب کا خانہ نہیں بلکہ ملک سے مذہب کو نکالنا چاہتی ہے۔

☆☆

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۹

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

قرآن مجید سے ثبوت:

"یا ایھالذین آمنو اٰمنو باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل." (النساء:۱۳۶)

ترجمہ: "اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کی کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل کی گئیں۔"

نوٹ: یہ آیت مبارکہ بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی وحی اور آپ سے پہلے انبیاءً کرام علیہم السلام اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے' اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد بھی کسی کو منصب نبوت ملنا ہوتا تو یقیناً اس کی نبوت اور وحی پر بھی ایمان لانے کی تاکید قرآن مجید میں مذکور ہوتی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پس یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے' مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے' براہ راست نہیں مل سکتی اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۲۸ حصہ اول)

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱ روحانی خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

☆☆..........☆☆

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

صدر مملکت، وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ووٹر لسٹ، پاسپورٹ و شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب و احتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی و قومی مسئلہ تھا، جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا، وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے، اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ، قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان